احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

جمعہ 6 جولائی 2012ء

روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

جمعہ 6 جولائی 2012ء 15 شعبان 1433 ہجری 6 وفا 1391 ہش جلد 62-97 نمبر 157

محبت سے جیتو

تسخیر خلق خُلق و محبت سے تم کرو
ہر ایک سے خلوص و محبت نصیب ہو
نکلیں تمہاری گود سے پل کر وہ حق پرست
ہاتھوں سے جن کے دین کو نصرت نصیب ہو
ایسی تمہارے گھر کے چراغوں کی ہو ضیاء
عالم کو جن سے نورِ ہدایت نصیب ہو

(درعدن)

اخلاق عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی بیان فرماتے ہیں:۔

ایک دن مغرب کے بعد حضور تشریف فرما تھے اور لوگ پروانہ وار آگے بڑھ رہے تھے۔ ان میں دیہاتی زمیندار لوگ بھی تھے۔ جو اپنے لباس کی عمدگی اور صفائی کا زیادہ خیال نہیں رکھ سکتے۔ ایک شخص نے پکار کر کہا کہ لوگو پیچھے ہٹ جاؤ۔ حضرت صاحب کو تکلیف ہوتی ہے۔ حضور کو اس کا یہ کہنا تو ناگوار ہوا۔ مگر آپ جانتے تھے کہ اس نے اپنے اخلاص کے لحاظ سے ایسا کہا اور حضور کی شان اور مقام کے لحاظ سے ان لوگوں کو دیکھتے تھے جو آگے بڑھ رہے تھے۔ آپ نے فرمایا:۔

کس کو کہا جاوے کہ پیچھے ہٹو۔ جو آتا ہے اخلاص اور محبت کو لے کر آتا ہے۔ سینکڑوں کوس کا سفر کر کے یہ لوگ آتے ہیں۔ صرف اس لئے کہ کوئی دم صحبت حاصل ہو اور انہیں کی خاطر خدا تعالیٰ نے سفارش کی ہے۔ ولا تصعر لخلق اللہ ...... یہ صرف غریبوں کے حق میں ہے۔ جن کے کپڑے میلے ہوتے ہیں اور جن کو چنداں علم بھی نہیں ہوتا۔ خدا تعالیٰ کا فضل بھی ان کی دستگیری کرتا ہے کیونکہ امیر لوگ تو مجلسوں میں آپ ہی پوچھے جاتے ہیں اور ہر ایک ان سے بااخلاق پیش آتا ہے"۔

(الحکم قادیان 7 مارچ 1940ء)

حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی روایت کرتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود میں بنی نوع انسان کی ہمدردی کا اس قدر جوش تھا کہ اس کا اندازہ نہیں کیا جاسکتا۔ آپ نے ایک مرتبہ اپنی یادداشت میں لکھا تھا کہ خلق اللہ عیالی۔ اس کی مخلوق میرا کنبہ۔ فرمایا کرتے تھے کہ میری تو یہ حالت ہے کہ اگر کسی کو درد ہوتا ہو اور میں نماز میں مصروف ہوں۔ میرے کان میں اس کی آواز پہنچ جاوے۔ تو میں یہ چاہتا ہوں کہ نماز توڑ کر اس کو فائدہ پہنچاؤں اور جہاں تک ممکن ہو اس سے ہمدردی کروں اپنے تو درکنار میں تو یہ کہتا ہوں کہ غیروں اور ہندوؤں سے بھی ایسے اخلاق کا نمونہ دکھاؤ اور ان سے ہمدردی کرو۔ لاابالی مزاج ہرگز نہیں ہونی چاہئے۔ ایک مرتبہ کا واقعہ آپ نے خود بیان فرمایا کہ آپ سیر کو نکلے۔ عبدالکریم پٹواری آپ کے ساتھ تھا۔ وہ ذرا آگے تھا اور میں پیچھے تھا راستہ میں ایک بڑھیا 75,70 برس کی ملی۔ اس نے اس کو کہا کہ میرا خط پڑھ دو۔ اس نے جھڑکیاں دے کر ہٹا دیا۔ دل پر چوٹ لگی۔ اس نے وہ خط مجھے دیا۔ میں ٹھہر گیا۔ اسے پڑھ کر اچھی طرح سمجھایا۔ اس پر وہ بہت شرمندہ ہوا۔

(الحکم قادیان 7 مارچ 1940ء)

مکرم ومحترم قمرالدین صاحب مولوی فاضل قادیان لکھتے ہیں:۔

ایک مجلس میں والد مکرم میاں خیرالدین صاحب نے بیان کیا کہ جب مرزا نظام الدین صاحب کا بڑا لڑکا مسمی دل محمد فوت ہوا تو ہم تینوں بھائی تعزیت کے لئے ان کے پاس گئے۔ تو ان کی حالت سخت صدمہ رسیدہ تھی۔ دل محمد کا ذکر کرتے جاتے تھے اور آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ اس اثنا میں حضرت مسیح موعود کا ذکر کرنے لگے کہ دل محمد کی بیماری کے دوران میں مجھ سے بے حد ہمدردی سے پیش آتے ہیں۔ ڈاکٹر اور طبی امداد بروقت بھیجتے رہے ہیں۔ اس ہمدردانہ سلوک سے متاثر ہو کر کہا کہ یہ دونوں جہان کا بادشاہ ہے۔

میرزا نظام الدین حضرت صاحب کے اشد ترین مخالفین میں سے تھے۔ ان کا یہ قول بتاتا ہے کہ حضرت صاحب اپنے مخالفین سے بھی اعلیٰ درجہ کے اخلاق سے پیش آتے تھے جس کی وجہ سے مجبور ہو کر مخالفین کو آپ کی تعریف کرنی پڑی۔

(اخبار الحکم قادیان 7 اپریل 1937ء)

ضرورت ہے

ایم ٹی اے انٹرنیشنل پاکستان سٹوڈیوز میں حسب ذیل دو آسامیاں خالی ہیں صرف وہ مرد امیدواران جو دینی خدمت کے جذبے سے سرشار ہو کر وقف کی روح کے ساتھ سخت محنت اور لگن سے کام کرنے کی امنگ رکھتے ہوں فوری طور پر رجوع کریں۔

آڈیو ویڈیو ایڈیٹر

(ایک) بی ایس کمپیوٹر گرافکس فلم میکنگ / ماس کمیونیکیشن مع کسی ٹی وی چینل یا پروڈکشن ہاؤس میں کام کا تجربہ۔

اپنی اسناد اور تجربے کے سرٹیفکیٹ کی فوٹو کاپی کے ساتھ اپنا CV بھجوائیں۔

Adobe Media Suit پر کام کرنے کا تجربہ ضروری ہے خصوصاً Adobe Premier اور Adobe Photo Shop اور After Effects پر کام کا تجربہ ہو۔ کیمرہ ورک اور اس کی ٹیکنیکس سے آگاہی ضروری ہے۔ اس کے علاوہ کوئی اضافی تجربہ ہو تو اس کا ذکر کریں۔ **واقفین نو کو ترجیح دی جائے گی۔**

سکرپٹ رائٹر (ایک) ماس کمیونیکیشن

میں بی ایس / ایم اے جرنلزم / ایم ایس سی ماس کمیونیکیشن، کسی ٹی وی چینل یا پروڈکشن ہاؤس میں سکرپٹ لکھنے کا تجربہ اپنا مکمل پروفائل واسناد کی فوٹو کاپی اپنی درخواست کے ساتھ بھجوائیں۔ **واقفین نو کو ترجیح دی جائے گی۔**

اپنی درخواستیں بنام ایڈیشنل ناظر اشاعت ایم ٹی اے صدر انجمن احمدیہ ربوہ بھجوائیں یا حسب ذیل ای میل ایڈریس پر ای میل کر دیں۔

pakistan@mta.tv مزید معلومات کیلئے حسب ذیل ٹیلیفون نمبرز پر رابطہ کر سکتے ہیں۔

+92476212281-+92476212630

(ایڈیشنل ناظر اشاعت ایم ٹی اے ربوہ)

دنیائے نو میں پہنچا ہے مسرور ان دنوں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس کے دورۂ امریکہ کے تناظر میں

دُنیائے نو میں پہنچا ہے مسرور ان دنوں
ظلمت کدے ہیں ہو رہے پُر نور ان دنوں

کیوں خطۂ امریکہ کے مُردے نہ جی اُٹھیں!
پُھونکا گیا ہے جب وہاں پہ صُور ان دنوں

جتنا بعید ہوتے ہیں اُتنا ہی وہ قریب
ہر دل میں بس گئے وہ ہو کے دُور ان دنوں

تصویر ان کی ٹی وی پہ گویا ہے میکدہ
ہم ہیں شرابِ دید سے مخمور ان دنوں

آغاز دور نو ہے یہ دورہ حضور کا
تاریخ ساز گویا ہے یہ ٹُور☆ ان دنوں

بے دست و پا ہیں چھا رہے دست دعا کے ساتھ
دہرا رہی تاریخ وہ دستور ان دنوں

جس سے معاشرے کا بدن تھا نڈھال سا
جڑ سے اکھیڑ پھینکیں گے ناسور ان دنوں

مہدی کے ہے پیام کا کیسا ڈھنڈورچی!
(دعوت) دیں میں محو نزد و دور ان دنوں

تثلیث پسپا ہو رہی وحدت کی ضرب سے
ہوں گے بتانِ غرب چکنا چور ان دنوں

اس میں صدائے آسماں کی بازگشت ہے
سن سن ذرا مسرور کا منشور ان دنوں

کوہ و جبل لرز گئے گونج اٹھے شرق و غرب
پچھّم سے ہے پھونکا گیا وہ صُور ان دنوں

چہرہ خدا کا دیکھ الخامس کے نور میں
مستور بھی نہیں رہا مستور ان دنوں

اس کی نگاہِ فیض ہے سب کو پلا رہی
ہر جامِ دل ہے ہو رہا معمور ان دنوں

قسمت ہے واہ جاگ اٹھی امریکنوں کی آج!
اُترا ہے ان کے درمیاں وہ نور ان دنوں

مسرور کو ہیں دیکھ کر دل سب کے باغ باغ
ہر احمدی کا دل ہوا مسرور ان دنوں

تقدیر نو ہے ہو رہی وارد جہان پر
گونجا مسیح و مہدی کا منشور ان دنوں

ماہِ مبیں کی چاندنی پھیلی ہے چار سُو
تاریکیاں ہیں ہو رہی کافور ان دنوں

شمس و قمر ہیں جمع ہوئے اک وجود میں
نور و ضیا کا مبدء ہے مسرور ان دنوں

عبدالسلام

☆Tour

ہمیشہ خدا کی رضا

محترمہ سیدہ بشریٰ صاحبہ بنت سید میر محمد اسحاق صاحب کے بارہ میں آپ کی صاحبزادی مکرمہ امۃ الکافی عمر صاحبہ بیان فرماتی ہیں۔ آپ ہمیشہ خدا کی رضا کو پیش نظر رکھتیں۔ بچوں نے جب بھی کہانی سننے کی خواہش کی تو ہمیشہ انبیاء' خلفاء اور صحابہ کے واقعات بیان کئے۔ خلافت سے تعلق مضبوط کرنے کے لئے جب بھی بچے نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو کہتیں کہ سب سے پہلے حضرت صاحب کے لئے دعا کرو۔ اپنی نمازیں تو باوضو کھڑے ہوکر خاص توجہ اور التزام سے ادا کرتیں لیکن بچوں کی نمازوں اور وضو پر بھی خاص نظر تھی۔ اگر کوئی بچہ جلدی جلدی نماز پڑھ لیتا تو دوبارہ پڑھواتیں...... ہمارے گھر میں فجر کی نماز کے بعد قرآن شریف کی تلاوت کئے بغیر ناشتہ نہیں دیا جاتا تھا۔ میں نے جب سے ہوش سنبھالا اپنے والدین کو تہجد گزار پایا۔ میری شادی کے ڈیڑھ دو سال بعد اپنے ایک خط میں انہوں نے یہاں تک لکھا کہ اگر تم نے کوئی نماز کبھی چھوڑی تو سمجھو کہ اس دن میرا ہارٹ فیل ہو جائے گا۔ ان کو قرآن کریم پڑھنے اور پڑھانے کا اتنا شغف تھا کہ نہ صرف اپنے گھر پر پڑھایا کرتیں بلکہ دوسروں کے گھروں میں جاکر زبردستی پڑھاتیں۔ اپنے بچوں کو روزانہ مغرب کے بعد قرآن کریم کا لفظی ترجمہ سکھلاتیں اور پھر ہر سپارے کے بعد امتحان لیا کرتیں۔ تربیت کی طرف ایسی توجہ تھی کہ کبھی کسی کا برے رنگ میں ذکر نہ کیا۔ سچائی کا ایسا احترام تھا کہ جھوٹ بولنے کی سزا بڑی ہی شدید ہوا کرتی۔ جو بات وہ خود نہ بتانا چاہیں تو آرام سے کہہ دیتیں کہ یہ نہیں بتاؤں گی لیکن جھوٹ کبھی نہیں بولا۔

(الفضل لندن 6 جنوری 1998ء)

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

اسرائیل اور کینیڈا کے وزراء اعظم اور ایران و امریکہ کے صدران کے نام

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطوط

میں آپ سے مسیح موعود اور امام مہدی کے خلیفہ کی حیثیت سے مخاطب ہوں

عالمی لیڈروں کو دنیا کو جنگ کے دہانے پر پہنچانے اور دوسروں پر بزور بازو حکومت کرنے اور کمزوروں کو دبانے کا تاثر ختم کرنا چاہئے اور اس کی بجائے امن و انصاف کے قیام اور اس کی ترویج کی انتہائی کوششوں میں مصروف ہونا چاہئے۔

امن عالم کی موجودہ بگڑتی ہوئی صورتحال جس میں ایک مہیب عالمی جنگ کے خطرات نوع انسانی کے سر پر منڈلا رہے ہیں، حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ دنیا کے اہم رہنماؤں کو خصوصیت کے ساتھ جنگ سے گریز اور ڈائیلاگ کے ذریعہ امن و انصاف کے قیام کے لئے کوششوں کی طرف توجہ دلا رہے ہیں۔ چنانچہ اس سلسلہ میں حضور انور ایدہ اللہ نے اسرائیل اور کینیڈا کے وزراء اعظم اور ایران اور امریکہ کے صدران کو خطوط تحریر فرمائے۔ خطوط کے اصل انگریزی متن کیلئے ریویو آف ریلیجنز (انگریزی) کا اپریل 2012ء کا شمارہ ملاحظہ فرمائیں۔ ذیل میں ان خطوط کا اُردو میں مفہوم ہدیۂ قارئین ہے۔ (مدیر)

اسرائیل کے وزیراعظم کے نام خط

عزت مآب مسٹر بنیامین نیتن یاہو وزیراعظم
اسرائیل یروشلم

محترم وزیراعظم صاحب!

مَیں نے حال ہی میں اسرائیل کے صدر عزت مآب شمعون پیریز کی طرف ایک خط لکھا تھا جس میں دنیا میں تازہ رونما ہونے والے خطرناک حالات کا تذکرہ تھا۔ دنیا میں تیزی سے تبدیل ہوتے ہوئے منظرنامے کی اساس پر میں نے ضروری خیال کیا ہے کہ آپ تک بھی اپنا پیغام پہنچاؤں کیونکہ آپ اپنے ملک کی حکومت کے سربراہ ہیں۔

آپ کی قوم کی تاریخ انبیاء اور وحی الٰہی سے گُندھی ہوئی ہے۔ بلاشبہ انبیاء بنی اسرائیل آپ کی قوم کے مستقبل کے متعلق نہایت واشگاف الفاظ میں پیشگوئیاں کر چکے ہیں اور انبیاء کی تعلیمات سے منافی افعال کرنے اور پیشگوئیوں کی بے قدری کرنے کی وجہ سے بنی اسرائیل تکالیف اور مصیبتیں بھی جھیل چکے ہیں۔ اگر آپ کی قوم کے سربراہان انبیاء کے مکمل اطاعت گزار رہتے تو وہ ضرور بیشمار مصائب اور تکالیف سے محفوظ رکھے جاتے۔ اس بنا پر آپ کی ذمہ داری دوسروں سے کئی لحاظ سے زیادہ بنتی ہے کہ آپ پیشگوئیوں پر کان دھریں اور انبیاء کے احکامات کی تعمیل کریں۔

مَیں آپ سے مسیح موعود اور امام مہدی کے خلیفہ کی حیثیت سے مخاطب ہوں جو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق کے طور پر بھیجے گئے ہیں اور نبی کریم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بنی اسرائیل کے بھائیوں میں سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی مشابہت پر ''رَحْمَۃٌ لِّلْعَالَمِیْن'' بنا کر مبعوث کیا گیا تھا۔ (عہدنامہ قدیم۔ استثناء کی کتاب باب 18 آیت 18) اس لئے میرا فرض بنتا ہے کہ آپ کو خدا کا پیغام پہنچاؤں۔ مجھے امید ہے کہ آپ کا شمار ان لوگوں میں ہوگا جو اللہ تعالیٰ کی آواز پر کان دھرتے ہیں اور درست راستہ پانے میں کامیابی حاصل کر لیتے ہیں، وہ راستہ جو آسمانوں اور زمین کے مالک، اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی ہدایت کے عین مطابق ہے۔

آجکل ہم خبروں میں سن رہے ہیں کہ آپ ایران پر حملہ کی تیاری کر رہے ہیں یعنی ''عالمی جنگ'' کے مہیب سائے منڈلا رہے ہیں۔ پچھلی عالمی جنگ میں جہاں لاکھوں لاکھ دوسرے لوگ لقمہ اجل بنے وہاں ہزاروں یہودی بھی کام آئے۔ اپنے ملک کے وزیراعظم ہونے کے ناطے آپ کی ذمہ داری بنتی ہے کہ اپنی قوم کی جانوں کی حفاظت کریں۔ عالمی منظر نامہ صاف بتا رہا ہے کہ اب اگلی عالمی جنگ محض دو ملکوں کی لڑائی نہیں ہوگی بلکہ ملکوں کے بلاک بن کر سامنے آئیں گے۔ عالمی جنگ چھڑنے کا خطرہ نہایت سنجیدگی سے سامنے آرہا ہے جس سے مسلمانوں، عیسائیوں اور یہودیوں کی جانوں کا ضیاع خارج از امکان نہیں ہے۔ خدانخواستہ اگر ایسی جنگ بھڑکی تو یہ انسانی جانوں کے تلف ہونے کا سلسلہ در سلسلہ نظارہ ہوگا اور اپاہج یا معذوری کے ساتھ پیدا ہونے والی آئندہ نسلیں بھی اس جنگ کا خمیازہ بھگتیں گی کیونکہ یہ سب کو نظر آرہا ہے کہ اگلی جنگ میں ایٹمی ہتھیاروں کا بھی استعمال ہوگا۔

پس میری آپ سے درخواست ہے کہ دنیا کو جنگ کے دہانے پر پہنچانے کی بجائے اپنی انتہائی ممکن کوشش کریں کہ انسانیت عالمی تباہی سے محفوظ رہے۔ باہمی نزاعوں کو طاقت کے استعمال سے حل کرنے کی بجائے ڈائیلاگ کا راستہ اپنائیں تاکہ ہم اپنی آئندہ آنے والی نسلوں کو تابناک مستقبل مہیا کر سکیں۔ ایسا نہ ہو کہ ہم انہیں جسمانی معذوری اور خرابیاں ہی ''تحفے'' میں دینے والے بن جائیں۔

مَیں اپنی معروضات کی وضاحت میں آپ کی اپنی تعلیمات سے درج ذیل حوالے پیش کروں گا۔

پہلا اقتباس زبور سے ہے:

''بدکرداروں کے باعث پریشان نہ ہو اور خطاکاروں پر رشک نہ کر۔ کیونکہ وہ گھاس کی مانند جلد مرجھا جائیں گے، اور ہرے پودوں کی طرح جلد پژمردہ ہو جائیں گے۔ خداوند پر بھروسہ رکھ اور نیکی کر؛ ملک میں آباد رہ اور محفوظ چراگاہ کا لطف اٹھا۔ خداوند میں مسرور رہ اور وہ تیری دلی مرادیں پوری کرے گا۔ اپنی راہ خداوند کے سپرد کر؛ اس پر اعتقاد رکھ اور وہی سب کچھ کرے گا۔ وہ تیری راستبازی کو سحر کی طرح اور تیرے حق و انصاف کو دوپہر کی دھوپ کی مانند روشن کرے گا۔ خداوند کے سامنے چپ چاپ کھڑا رہ اور صبر سے اس کی آس رکھ؛ جب لوگ اپنی روشوں میں کامیاب ہوں، اور اپنے برے منصوبے پایہ تکمیل تک پہنچائیں تب تو پریشان نہ ہو۔ قہر سے باز آ اور غضب کو چھوڑ دے۔ بے زار نہ ہو ورنہ تجھ سے بدی سرزد ہوگی۔ بدکردار کاٹ ڈالے جائیں گے لیکن جن کا توکل خداوند پر ہے وہ زمین کے وارث ہوں گے۔ کچھ ہی دیر باقی ہے، پھر شریر باقی نہیں رہیں گے؛ تم انہیں تلاش کروگے تو بھی انہیں نہ پاؤ گے۔ لیکن حلیم ملک کے وارث ہوں گے اور خوب اطمینان سے رہیں گے''۔

(زبور باب 37 آیت 1 تا 11)

اسی طرح تورات میں لکھا ہے:

''تم اپنی تھیلی میں ایک ہی طرح کے ایسے دو باٹ نہ رکھنا کہ ایک بھاری اور دوسرا ہلکا ہو۔ تم اپنے گھر میں ایک ہی طرح کے دو پیمانے نہ رکھنا کہ ایک کم ماپ کا ہو اور دوسرا زیادہ کا۔ تمہارے اوزان اور پیمانے صحیح اور درست ہوں تاکہ اس ملک میں جسے خداوند تمہارا خدا تمہیں دے رہا ہے، تمہاری عمر دراز ہو۔ کیونکہ ایسے لوگ جو دھوکے سے کام لیتے ہیں خداوند تمہارے خدا کی نظر میں مکروہ ہیں''۔

(استثناء باب 25 آیت 13 تا 16)

پس عالمی لیڈروں کو اور بطور خاص آپ کو دوسرں پر بزورِ بازو حکومت کرنے اور کمزوروں کو دبانے کا تاثر ختم کرنا چاہئے اور اس کے بالمقابل امن و انصاف کے قیام اور ترویج کی کوششوں میں مصروف ہو جانا چاہئے۔ ایسا کرنے سے آپ خود ہی امن میں آجائیں گے، آپ کو ہی استحکام نصیب ہوگا اور دنیا میں امن بھی قائم ہو جائے گا۔

میری یہ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اور عالمی لیڈروں کو میرا پیغام سمجھنے کی توفیق بخشے۔ آپ اپنی حیثیت اور مقام کو سمجھیں اور اپنی ذمہ داریوں کو پورا کریں۔

آپ کا خیرخواہ
مرزا مسرور احمد
خلیفۃ المسیح الخامس
امام جماعت احمدیہ عالمگیر
26 رفروری 2012ء

اسلامی جمہوریہ ایران کے صدر کے نام خط

عزت مآب صدر صاحب اسلامی جمہوریہ ایران
محمود احمدی نژاد۔ تہران

محترم صدر صاحب!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امن عالم کو درپیش حالیہ شدید خطرات نے مجھے مجبور کیا ہے کہ میں آپ کی طرف یہ خط لکھوں۔ آپ ایران کی حکومت کے سربراہ ہونے کے ناطے ایسے فیصلوں کا اختیار رکھتے ہیں جو نہ صرف آپ کی قوم کے مستقبل پر اثر انداز ہونے والے ہیں بلکہ وہ فیصلے پوری دنیا کے لئے اہمیت کے

حامل ہیں۔آج ہم ہر طرف بے چینی اور اضطراب مشاہدہ کر رہے ہیں یعنی دنیا کے کچھ خطوں میں تو چھوٹے پیمانے پر جنگیں شروع ہو چکی ہیں جبکہ بعض علاقوں میں عالمی طاقتیں بظاہر ایسی کوششوں میں مصروف ہیں کہ کسی طرح امن قائم ہو جائے۔ آج دنیا کا ہر ملک یا تو کسی دوسرے ملک کی دشمنی پر کمر بستہ ہے یا کسی دوسرے ملک کا مددگار بنا ہوا ہے لیکن انصاف کے بنیادی تقاضوں کو پورا کرنے کی طرف کوئی بھی متوجہ نہیں ہے۔عالمی حالات دیکھتے ہوئے نہایت افسوس سے کہنا پڑ رہا ہے کہ ’’تیسری عالمی جنگ‘‘ کا ڈول ڈالا جا رہا ہے۔

سب جانتے ہیں کہ دنیا کے کئی چھوٹے بڑے ممالک ایٹمی ہتھیاروں سے لیس ہیں اور ساتھ ہی ساتھ انہوں نے غیروں کے لئے بغض و کینہ اور دشمنیاں بھی پال رکھی ہیں جو روز افزوں ہیں۔اس مشکل صورت حال میں ہمیں ’’تیسری عالمی جنگ‘‘ کے بادل منڈلاتے صاف نظر آ رہے ہیں۔جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ ایٹمی ہتھیاروں کی یہ فراوانی صاف بتا رہی ہے کہ ’’تیسری عالمی جنگ‘‘ ’’ایک ’’ایٹمی جنگ‘‘ ہوگی۔ جس کی وجہ سے وسیع پیمانے پر انتہائی تباہی کے علاوہ، ایسی جنگوں کا تلخ نتیجہ آئندہ نسلوں کے اپاہج یا بد ہیئت پیدا ہونے جیسی صورتوں میں سامنے آئے گا۔

میرا ایمان ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، جو امن عالم کو قائم کرنے کے لئے اور رَحْمَۃٌ لِّلْعَالَمِیْن بن کر مبعوث ہوئے تھے، کے مطیع ہونے کے ناطے ہمیں کبھی بھی برداشت نہیں ہوگا اور نہ ہم برداشت کر سکتے ہیں کہ دنیا میں ایسی تباہی واقع ہو۔لہٰذا میری ایران سے درخواست ہے کہ وہ اپنی عالمی اہمیت کا احساس کرتے ہوئے ’’تیسری عالمی جنگ‘‘ کے امکانات کو کم کرنے میں اپنا کردار ادا کرے۔ اس حقیقت میں ذرہ بھر بھی شائبہ نہیں ہے کہ عالمی طاقتوں نے دوہرے معیار اپنا رکھے ہیں۔یقیناً یہ ان طاقتوں کی بے انصافی ہی ہے جس نے ساری دنیا میں بے چینی اور بدامنی پھیلا رکھی ہے۔تاہم اس حقیقت سے بھی فرار ممکن نہیں ہے کہ بعض مسلمان گروہ اسلامی تعلیم سے منافی اور ناواجب افعال کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ بڑی عالمی طاقتوں نے مسلمان ممالک کی اس خامی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اس صورت حال کو اپنے مذموم مقاصد کی تکمیل کا ذریعہ بنا لیا ہے اور غریب مسلم ممالک سے فوائد حاصل کئے جا رہے ہیں۔ اس بنا پر میں آپ سے ایک بار پھر درخواست کروں گا کہ اپنی تمام تر توجہ اور طاقت اس مقصد کے لئے وقف کر دیں کہ دنیا سے ’’تیسری عالمی جنگ‘‘ کا خطرہ ٹل جائے۔ قرآن کریم مسلمانوں کو تعلیم دیتا ہے کہ کسی بھی ملک کی دشمنی تمہیں انصاف کی راہوں سے روکنے والی نہ ہو۔

سورۃ المائدہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

’’اور تمہیں کسی قوم کی دشمنی اس وجہ سے کہ انہوں نے تمہیں مسجدِ حرام سے روکا تھا اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم زیادتی کرو۔اور نیکی اور تقویٰ میں ایک دوسرے سے تعاون کرو اور گناہ اور زیادتی (کے کاموں) میں تعاون نہ کرو۔اور اللہ سے ڈرو۔ یقیناً اللہ سزا دینے میں بہت سخت ہے‘‘۔ (سورۃ المائدہ۔آیت:3)

اسی طرح قرآن کریم میں ہمیں مسلمانوں کے لئے درج ذیل حکم ملتا ہے:

’’اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کی خاطر مضبوطی سے نگرانی کرتے ہوئے انصاف کی تائید میں گواہ بن جاؤ اور کسی قوم کی دشمنی تمہیں ہرگز اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم انصاف نہ کرو۔انصاف کرو یہ تقویٰ کے سب سے زیادہ قریب ہے اور اللہ سے ڈرو۔یقیناً اللہ اس سے ہمیشہ باخبر رہتا ہے جو تم کرتے ہو۔

(سورۃ المائدہ۔آیت:9)

اسی لئے آپ کو دوسری قوم کی محض دشمنی اور نفرت کی بنا پر مخالفت نہیں کرنی چاہئے۔میں مانتا ہوں کہ اسرائیل اپنی حدود سے تجاوز کرتا ہے اور اس کی نگاہیں ایران پر ہیں۔درحقیقت کوئی بھی ملک اگر آپ پر جارحانہ حملہ کرتا ہے تو آپ کو دفاع کا مکمل حق حاصل ہے۔تاہم جس حد تک ممکن ہو تصفیہ طلب امور کے لئے بین الاقوامی تعلقات کے انصرام اور مذکرات کی راہ اپنانی چاہئے۔میری آپ سے عاجزانہ استدعا ہے کہ اختلافی امور کے حل کے لئے طاقت کے استعمال کی بجائے ڈائیلاگ کا راستہ اختیار کریں۔میری اس درخواست کی بنیاد اس امر پر ہے کہ میں خداتعالیٰ کی انتخاب کردہ اس ہستی کا پیروکار ہوں جو اس زمانہ میں حضرت نبی کریم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقی غلام کے طور پر مامور ہوا ہے اور وہ مسیح موعود اور امام مہدی ہونے کا دعویدار ہے۔آپ کا مقصد ہی یہ ہے کہ انسانیت کو خالق حقیقی کے قریب لایا جائے اور آپ کے آقا و مطاع رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے طریق پر لوگوں میں عدل و انصاف کو قائم کیا جائے۔اللہ تعالیٰ مسلم اُمّہ کو یہ حسین تعلیم سمجھنے کی توفیق نصیب کرے۔

والسلام

آپ کا خیر خواہ

مرزا مسرور احمد

خلیفۃ المسیح الخامس

امام جماعت احمدیہ......عالمگیر

7/مارچ 2012ء

۞۞۞۞۞۞۞

خلاصہ خط بنام وزیراعظم کینیڈا

سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خلیفۃ المسیح الخامس، امام جماعت احمدیہ عالمگیر نے اپنے 8/مارچ 2012ء کے خط میں مسٹر سٹیفن ہارپر وزیراعظم کینیڈا کو بھی اسی طرز پر ممکنہ ’’تیسری عالمی جنگ‘‘ اور اس کے نتیجہ میں سر اٹھانے والے مصائب و تباہیوں پر خبردار کیا۔آپ نے فرمایا کہ اقوام عالم کے باہمی جھگڑوں اور چھوٹی بڑی عالمی طاقتوں کی طرف سے روا رکھے جانے والے ناانصافی کے سلوک نے پہلے ہی عالمگیر تباہی کی بنیاد رکھ چھوڑی ہے۔آپ نے وزیراعظم کینیڈا سے استدعا کی کہ وہ دنیا میں امن کے قیام کے لئے اپنی کوششیں صَرف کریں لیکن ایسا کرتے ہوئے صرف پُرامن ذرائع کو بروئے کار لایا جائے اور طاقت کے استعمال سے گریز کیا جائے۔

آپ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تحریر فرمایا:

’’دنیا میں بہت زیادہ لوگ کینیڈا کو انتہائی انصاف پسند ملکوں میں سے ایک گردانتے ہیں۔ آپ کی قوم عام طور پر دوسرے ملکوں کے اندرونی مسائل میں دخل اندازی نہیں کرتی ہے۔مزید برآں ہماری جماعت، جماعت احمدیہ عالمگیر کے کینیڈا کی قوم سے خاص دوستانہ مراسم ہیں۔اس بنا پر میں آپ سے پرزور استدعا کروں گا کہ اپنی تمام تر کوششیں صَرف کر کے دنیا کی چھوٹی بڑی طاقتوں کو ’’تیسری عالمی جنگ‘‘ میں کودنے سے بچائیں‘‘۔

۞۞۞۞۞۞۞

امریکہ کے صدر کے نام خط

عزت مآب صدر باراک اوباما

صدر ریاست ہائے متحدہ امریکہ

وہائٹ ہاؤس

1600 پنسلوینیا ایونیو، این ڈبلیو واشنگٹن ڈی سی

محترم صدر صاحب!

دنیا میں امن و امان کی بگڑتی ہوئی صورتحال کو دیکھتے ہوئے مَیں نے یہ ضروری محسوس کیا کہ آپ کی طرف یہ خط روانہ کروں کیونکہ آپ ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے صدر کے منصب پر فائز ہیں اور یہ ایسا ملک ہے جو سُپر پاور ہے۔اسی بنا پر آپ کو ایسے فیصلوں کا اختیار حاصل ہے جن کے اثرات نہ صرف آپ کی قوم کے مستقبل پر بلکہ عالمی سطح پر ظاہر ہوتے ہیں۔

آج دنیا میں غیر معمولی بے چینی اور اضطراب پھیلا ہوا ہے۔بعض مخصوص خطوں میں چھوٹے پیمانے پر جنگیں لڑی جا رہی ہیں اور بدقسمتی سے عالمی طاقتیں ان شورش زدہ علاقوں میں قیام امن کے لئے اس حد تک موثر کردار ادا کرنے سے قاصر نظر آتی ہیں جس کی ان سے توقع کی جاتی ہے۔

ہمیں نظر آ رہا ہے کہ آج دنیا کا تقریباً ہر ملک یا تو کسی دوسرے ملک کی حمایت میں مصروف عمل ہے یا پھر غیروں کی دشمنی پر کمر بستہ ہے اور سب نے ہی انصاف کی فراہمی کا خانہ خالی چھوڑا ہوا ہے۔نہایت افسوس سے کہنا پڑ رہا ہے کہ آج اگر کوئی عالمی منظر نامہ مجموعی طور پر دیکھے گا تو وہ بول اٹھے گا کہ ایک نئی عالمی جنگ کی بنیاد رکھی جا چکی ہے۔اب دنیا کے کئی چھوٹے بڑے ممالک ایٹمی اثاثوں کے مالک بن چکے ہیں اور اس پر مستزاد ان ممالک کی آپس کی دشمنیاں، کینے اور عداوتیں ہیں جو روز افزوں ہیں۔اس گھمبیر صورتحال میں ’’تیسری عالمی جنگ‘‘ کے بادل پہلے سے کہیں زیادہ خطرناک حد تک گھنے ہو چکے ہیں۔ ظاہر بات ہے کہ اُس جنگ میں ایٹمی ہتھیاروں کا بھی استعمال ہوگا۔پس یقیناً ہم خطرناک تباہی کے دہانے پر کھڑے ہیں۔اگر ’’جنگ عظیم دوئم‘‘ کے بعد ہی عدل و انصاف کے تقاضوں سے پہلوتہی نہ کی جاتی تو آج ہم اس دلدل میں پھنسے ہوئے نہ ہوتے جہاں ایک مرتبہ پھر خطرناک جنگ کے شعلے دنیا کو گھیرنے کے لئے تیزی سے قریب آ رہے ہیں۔

جیسا کہ ہم سب بخوبی آگاہ ہیں کہ ’’جنگ عظیم دوئم‘‘ کے بنیادی محرکات میں ’’لیگ آف نیشنز‘‘ کی ناکامی اور 1932ء میں ظاہر ہونے والا ’’معاشی بحران‘‘ سرفہرست تھے۔آج دنیا میں چوٹی کے ماہرین معاشیات برملا کہہ رہے ہیں کہ موجودہ دور کے اقتصادی مسائل اور 1932ء والے بحران میں بے شمار قدریں مشترک پائی جاتی ہیں۔ ہم دیکھ رہے ہیں کہ سیاسی اور اقتصادی مشکلات نے کئی چھوٹے ممالک کو جنگ میں دھکیل دیا ہے اور بعض ممالک کی داخلی بدامنی اور عدم استحکام میں غیر معمولی اضافہ ہو چکا ہے۔ان تمام امور کا منطقی نتیجہ ایک عالمی جنگ کی صورت میں ہی نکلے گا۔اگر چھوٹے ممالک میں جھگڑے سیاسی طریق پر اور سفارتکاری سے حل نہیں کئے جائیں گے تو لازمی بات ہے کہ دنیا میں نئے جتھے اور بلاک جنم لیں گے اور یقیناً یہ امر ’’تیسری عالمی جنگ‘‘ کا بگل بجانے کے مترادف ہوگا۔ایسی صورت حال میں میرا ماننا ہے کہ دنیا کی ترقی پر توجہ مرکوز رکھنے کی بجائے ہمارے لئے زیادہ ضروری ہے بلکہ ناگزیر ہو چکا ہے کہ ہم دنیا کو بڑی تباہی سے بچانے کے لئے کوششوں میں جُت جائیں۔

بنی نوع انسان کو اللہ تعالیٰ کی پہچان کرنے کی فوری ضرورت ہے، وہ اللہ تعالیٰ جو سب کا خالق ہے کیونکہ انسانیت کی بقا کی یہی ایک ضمانت ہے بصورت دیگر یہ دنیا تو آپ ہی رفتہ رفتہ تباہی کی طرف گامزن ہے۔

میری آپ سے بلکہ تمام عالمی لیڈروں سے یہ درخواست ہے کہ دوسری قوموں کو زیرنگین کرنے کے لئے طاقت کی بجائے سفارتکاری، سیاست اور دانشمندی کو بروئے کار لائیں۔ بڑی عالمی طاقتوں، مثلاً امریکہ کو دنیا میں امن کے قیام کے لئے اپنا کردار ادا کرنا چاہیے اور چھوٹے ممالک کی غلطیوں کو بہانہ بنا کر دنیا کا نظم ونسق برباد نہیں کرنا چاہیے۔ اس حقیقت کو ہرگز فراموش نہیں کرنا چاہیے کہ آج صرف امریکہ اور بڑی طاقتوں کے پاس ہی ایٹمی ہتھیار نہیں ہیں بلکہ نسبتاً چھوٹے ممالک بھی وسیع پیمانے پر تباہی پھیلانے والے ہتھیاروں سے لیس ہیں اوران ممالک میں ایسے لوگ برسراقتدار ہیں جو زیادہ گہری سمجھ بوجھ رکھنے والے بھی نہیں ہیں اور معمولی باتوں پر اشتعال میں آکر فیصلے کر سکتے ہیں۔ اس بنا پر میں آپ سے پُرزور درخواست کروں گا کہ دنیا کی بڑی اور چھوٹی طاقتوں کو ''تیسری عالمی جنگ'' کے شعلے بھڑکانے سے باز رکھنے کے لئے اپنی تمام تر کوششیں وقف کر دیں۔ ہمیں اپنے ذہنوں سے یہ وہم نکال دینا چاہیے کہ اگر ہم قیام امن کی کوششوں میں ناکام بھی ہو گئے تو جنگ کے شعلے صرف چند چھوٹے ملکوں تک محدود رہیں گے۔ یہ جنگ ایشیا کے غریب ممالک سے نکل کر یورپ اور امریکہ کو بھی اپنی لپیٹ میں لے گی نیز ہماری آئندہ آنے والی نسلیں اس کا خمیازہ بھگتیں گی جب ایٹمی جنگ کی وجہ سے دنیا بھر میں اپاہج یا بدہیئت بچے جنم لیں گے۔ وہ آنے والی نسلیں اس قدر شدید عالمی تباہی کا باعث بننے والے اپنے اجداد کو کبھی معاف نہیں کریں گی۔ یقیناً آج مذموم مقاصد کی تکمیل کے لئے اپنی توانائیاں صَرف کرنے کی بجائے ہمیں اپنی آنے والی نسلوں کی فکر کرنی چاہیے اور اور اس بات کے لئے کوشاں رہنا چاہیے کہ ان کے لئے روشن مستقبل کی کرنیں پھوٹیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اور تمام عالمی لیڈروں کو یہ پیغام سمجھنے کی توفیق بخشے۔

آپ کا خیرخواہ

مرزا مسرور احمد

خلیفۃ المسیح الخامس

امام جماعت احمدیہ ..... عالمگیر

8/مارچ 2012ء

(الفضل انٹرنیشنل 8 جون 2012ء)

✿✿✿✿✿✿✿

مکرم محمد شفیع خان صاحب

جماعت احمدیہ کی فیوض وبرکات

محض احمدیت کی برکت سے مخلصین پر نازل ہونے والی رحمتوں کا تذکرہ

حضرت مسیح موعود کے زمانہ میں بھی اور آپ کے بعد خلفاءِ احمدیت کے زمانہ میں بھی مخلصین کی جماعت نے تقویٰ کے اعلیٰ ترین معیار قائم کئے یہ لوگ سینکڑوں میں نہیں بلکہ ہزاروں کی تعداد میں گزرے ہیں جبکہ یہ سلسلہ انشاء اللہ خلافت کی فیوض و برکات سے قیامت تک جاری و ساری رہے گا۔ احمدیت کا جو پودا اللہ تعالیٰ نے لگایا تھا وہ حضرت مسیح موعود نے اللہ تبارک تعالیٰ کے حکم اور تائید و نصرت سے پروان چڑھایا اس سرسبزو شاداب پودے کی آبیاری خلافت کے بابرکت نظام سے قیامت تک ہوتی رہے گی۔ ایمان افروز واقعات سے تو احمدیت کی تاریخ بھری پڑھی ہے اور یہ واقعات قیامت تک رونما ہوتے چلے جائیں گے۔ یہاں چند ایک مخلص احمدیت کا ذکر یقیناً احباب جماعت کے ایمان میں تروتازگی اور تسکین روح کا باعث ہوگا۔

حضرت مولوی غلام رسول صاحب افغان

حضرت مولوی غلام رسول صاحب افغان ولد حاجی محمد خان صاحب قصبہ سید گاہ صوبہ خوست افغانستان کے رہنے والے تھے۔ آپ نوجوانی کی عمر میں 1902ء میں قادیان آئے اور حضرت مسیح موعود کے دستِ مبارک پر بیعت کر کے مشرف با احمدیت ہوئے۔ آپ ایک معزز خوشحال گھرانے سے تعلق رکھتے تھے۔ اپنے گاؤں میں قرآن کریم ناظرہ اور باترجمہ پڑھ چکے تھے اور قرآن کریم کے پہلے 10 سپارے حفظ کر رکھے تھے۔

قادیان آئے تو ہمہ تن حضرت مسیح موعود کی مجالس میں شامل رہتے۔ درس قرآن کریم اور نماز میں باجماعت ادائیگی کے لیے کوشاں رہتے۔ خاندان حضرت مسیح موعود کی خدمت پر کمربستہ رہتے اور خدمت کا کوئی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیتے۔ ایک روز حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے آپ سے فرمایا غلام رسول تم دین کے معاملے میں تو مستعد ہو کچھ دنیا کے بارے میں بھی سوچو۔ تمہاری ساری زندگی پڑی ہے ابھی سے کوئی ہنر سیکھو گے تو شادی کے بعد اچھی زندگی گزار سکو گے۔

مولوی غلام رسول صاحب نے عرض کیا مجھے علم ہے کہ میرے ساتھی حضرت حکیم نظام جان آپ سے طِب کا علم حاصل کر رہے ہیں۔ لیکن میں قادیان میں دنیا کمانے نہیں آیا ہوں میں یہاں زیادہ سے زیادہ وقت مسیح موعود کے قدموں میں گزارنے آیا ہوں مجھے جو سکون حضرت اماں جان کے گھریلو کام بطور خادم کرنے سے ملتا ہے کسی دنیا کے کام میں نہیں مل سکتا۔ دنیا کے عیش و آرام اور دولت سے تو ہمارا گھر بھرا پڑا ہے۔ میں 7 بھائیوں میں سب سے بڑا ہوں اور اپنے گھر میں ہر لحاظ سے کرتا دھرتا تھا۔ میں نے اپنی دولت اور آرام محض امام آخرالزمان کو ماننے کی خاطر ترک کر دیا ہے۔ مجھے تو صرف مسیح موعود کے قدموں میں رہنا ہے۔

ایک موقعہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل نے آپ کو مخاطب کر کے فرمایا؛ غلام رسول تم نے الٰہی نظام وصیت سے استفادہ کیوں نہیں کیا؟ آپ نے عرض کیا حضور جب اللہ تبارک تعالیٰ مجھے توفیق دے گا تو میں وصیت ضرور کروں گا۔ سردست تو میرے پاس کوئی جائیداد یا آمدنی نہیں۔ کھانا مجھے حضرت اماں جان کے گھر سے مل جاتا ہے بس میں اپنے حال میں خوش ہوں۔

یہ سن کر حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل نے فرمایا؛ غلام رسول تم کو جو حقیقۃ الوحی اور دیگر کتب حضرت مسیح موعود نے از راہ شفقت دی تھیں وہ تو تمہارے پاس ہیں۔ آپ نے عرض کیا حضور وہ میرے پاس ہیں۔

آپ نے فرمایا غلام رسول تم اُن کتب حضرت مسیح موعود پر وصیت کر کے اس بابرکت الٰہی نظام میں شامل ہو جاؤ۔ آپ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کے اس ارشاد پر بہت خوش ہوئے آپ وصیت کے سرٹیفکیٹ کو جان سے بھی عزیز رکھتے تھے۔ آپ کا وصیت نمبر 646 ہے۔ جس پر میر مجلس محمود احمد صاحب (حضرت مصلح موعود) کے دستخط ہیں۔ جس کی تاریخ اجراء 1915ء-04-04 ہے۔

آپ نے 1/5 حصہ کی وصیت کی آپ کی شادی حضرت اماں جان کی تجویز پر محترمہ عائشہ پٹھانی صاحبہ دختر حضرت عبدالغفار خان صاحب جو حضرت عبدالستار خان صاحب عرف بزرگ صاحب کی بھتیجی تھیں سے ہوئی۔ حضرت اماں جان نے از راہِ شفقت جملہ گھریلو سامان اپنے پاس سے دیا۔

حضرت مولوی غلام رسول افغان کو یہ سعادت بھی اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے نصیب ہوئی کہ حضرت میاں طاہر احمد صاحب جو بعد میں خلیفۃ المسیح الرابع ہوئے انہوں نے آپ سے قرآن کریم کے پہلے 5 سپارے حفظ کئے۔

پاکستان معرضِ وجود میں آیا تو جماعت نے قادیان سے پاکستان جانے کے لیے ٹرکوں کا انتظام کیا تھا۔ اور کوشش یہ تھی کہ ان ٹرکوں پر زیادہ سے زیادہ احباب وخواتین و بچے جاسکیں، اس لیے سامان ہمراہ لے جانے کی قطعی گنجائش نہیں تھی البتہ نہایت اہم سامان جو ہینڈ بیگ یا چھوٹے تھیلہ میں جاسکتا ہو وہ ہمراہ لے جانے کی اجازت تھی۔ مولوی غلام رسول صاحب جب پاکستان پہنچے تو اُن کے اہل و عیال نے پوچھا آپ قادیان سے خالی ہاتھ آ گئے ہیں کچھ ضروری سامان ہی ساتھ لے آتے تو آپ نے جواب دیا میں سب سے قیمتی سامان جو میری آخرت کے بارے میں ہے ہمراہ لے کر آیا ہوں۔ پھر آپ نے اپنے موصی ہونے کے بارے میں صدر مجلس کارپرداز کا جاری شدہ سرٹیفکیٹ دکھایا۔ (یاد رہے کہ خواتین اور بچے پہلے پاکستان آئے تھے اور آخر میں مرد ٹرکوں پر آئے تھے۔)

حضرت مولوی غلام رسول صاحب موصی تھے آپ کی وفات 1959ء میں ہوئی آپ نے رفقاء حضرت مسیح موعود کے قطعہ بہشتی مقبرہ ربوہ میں جگہ پائی۔

حضرت عائشہ پٹھانی صاحبہ

محترمہ عائشہ پٹھانی صاحبہ دختر حضرت عبدالغفار خان صاحب اور حضرت عبدالستار خان صاحب عرف بزرگ صاحب کی بھتیجی تھی۔ کمسن تھیں اس لیے آپ کے والد اور چچا خود تو حضرت مسیح موعود کی حیات میں قادیان تشریف لے آئے تھے اور حضرت مسیح موعود کے دستِ مبارک پر بیعت کر کے واپس افغانستان لوٹ گئے تھے۔ جبکہ بزرگ صاحب واپس وطن نہیں گئے بلکہ مسیح موعود کے قدموں میں بس گئے اور وہیں آپ کا انتقال ہوا اور بہشتی مقبرہ قادیان میں جگہ پائی۔

آپ کے خاوند محترم مولوی غلام رسول افغان صاحب کی آرزو اللہ تبارک تعالیٰ نے قبول فرمائی وہ چاہتے تھے کہ میں اور میری اہلیہ خاندان حضرت مسیح موعود کی خدمت کی سعادت سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے سرفراز ہوتے رہیں اور ہمیں خاندانِ مسیح موعود کی غلامی کا شرف حاصل رہے اور آپ کے بابرکت ٹکڑوں پر ہماری زندگی بسر ہو۔

اتنی بڑی سعادت جو اللہ تعالیٰ نے مولوی غلام رسول صاحب اور اُن کی اہلیہ محترمہ عائشہ پٹھانی صاحبہ کو نصیب فرمائی۔ حضرت اماں جان کے ارشاداتِ مبارکہ کے طفیل عائشہ بیگم پٹھانی صاحبہ کو اپنی پہلی بیٹی محترمہ زینب بیگم صاحبہ کی پیدائش پر خاندان حضرت مسیح موعود کے پہلے نومولود کو دودھ پلانے کی سعادت نصیب ہوئی اور پھر لگاتار خاندان کے کئی ایک نومولود بچوں کو دودھ پلانے کی سعادت سے اللہ تعالیٰ نے سرفراز فرمایا۔ ایام رضاعت میں حسبِ ضرورت خاندان حضرت مسیح موعود کے کسی بھی گھر میں محترمہ عائشہ پٹھانی صاحبہ کو کمرہ بغرضِ رہائش دے دیا جاتا تاکہ حسبِ ضرورت دودھ پلایا جاسکے۔ خاندان حضرت مسیح موعود کے بچوں کو دودھ پلانے کے عرصہ میں مولوی غلام رسول صاحب افغان کا کھانا بھی حضرت مسیح موعود کے گھرانے سے دیا جاتا تھا اس لیے کہ اُن کی اہلیہ حضرت عائشہ پٹھانی صاحبہ کو اپنے گھر جا کر اپنے خاوند کو کھانا پکا کر دینے کی فرصت نہیں ملتی تھی۔ یہ اللہ تبارک وتعالیٰ کا خاص فضل تھا جس کو وہ توفیق دے کہ دودھ پلانے کی سعادت سے نہ صرف سرفراز فرمائے بلکہ امام آخرالزماں کے نور سے منور گھرانے سے بابرکت کھانا بھی نصیب کرے جس کے لیے بادشاہ بھی ترستے ہوں۔ اتنا بڑا اعزاز حضرت عائشہ پٹھانی صاحبہ اور اُن کے خاوند کو نصیب ہوا۔ وہ زندگی بھر اِس خدا کے عطا کردہ اعزاز پر اللہ تعالیٰ کے حضور سربسجود رہ کر اُس باری تعالیٰ کی عظمتوں اور رحم وکرم کا شکر ادا کرتے رہے۔

محترمہ عائشہ بیگم پٹھانی کا یہ معمول تھا کہ وہ خاندان حضرت مسیح موعود کے گھروں میں سب سے پہلے حضرت اماں جان کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام عرض کرتیں اور آپ کی دعائیں لینے کے بعد آپ کی اجازت سے کسی بھی گھرانے میں جاتیں۔ ایک روز جب آپ حضرت اماں جان کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو حضرت اماں جان نے ازراہ شفقت فرمایا عائشہ میرا پوتا میاں مظفر احمد اعلیٰ ملازمت کے لیے امتحان دینے والا ہے اس امتحان میں ہندوستان بھر سے بہت سے لوگ شامل ہوں گے تم دعا کرو کہ مظفر احمد اچھے نمبروں پر پاس ہو جائے تو میں تمہیں مکان بنوا دوں گی جس کے لیے تم مجھے بار بار کہتی رہتی ہو! محترمہ عائشہ بیگم پٹھانی صاحبہ ہفتہ بھر دعا کرتی رہیں اور پھر حضرت اماں جان کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا حضرت اماں جان میں نے خواب میں دیکھ لیا ہے کہ مظفر احمد مقابلے کے امتحان میں اعلیٰ نمبروں پر کامیاب ہوگیا ہے۔ اب آپ مجھے مکان بنوا دیں۔ حضرت اماں جان محترمہ عائشہ پٹھانی صاحبہ کی سادگی پر مسکرائیں اور فرمایا عائشہ ابھی تو امتحان بھی نہیں ہوا اُس میں بہت دن باقی ہیں تم نے کیسے کہہ دیا کہ وہ اعلیٰ نمبروں پر پاس ہوگیا ہے۔ محترمہ عائشہ پٹھانی نے عرض کیا حضرت اماں جان میں نے تو میاں مظفر احمد کو اچھے نمبروں پر پاس دیکھ لیا ہے۔ اب آپ یقین کریں یا نہ کریں۔ کچھ عرصہ بعد امتحان ہوا اور جب نتیجہ نکلا تو واقعی میاں مظفر احمد صاحب (ایم۔ایم۔احمد) اعلیٰ نمبروں پر کامیاب ہوئے۔ حضرت اماں جان نے حسبِ وعدہ محترمہ عائشہ بیگم صاحبہ پٹھانی کو مکان بنوا دیا حضرت عائشہ پٹھانی صاحبہ صوم وصلوٰۃ تہجد گزار شریعت کی پابند متقی خاتون تھیں۔ آپ نے قادیان میں سینکڑوں بچوں کو قرآن کریم ناظرہ پڑھایا۔ پاکستان آکر ننکانہ صاحب میں رہائش اختیار کی تو یہاں بھی سینکڑوں احمدی اور غیراز جماعت بچوں کو قرآن کریم پڑھایا۔ آپ کو قرآن کریم سے عشق تھا۔

عمر کے آخری حصے میں آپ کو فالج کی شکایت ہوگئی تھی لیکن چارپائی پر بیماری کی حالت میں بھی اُنہوں نے آخری سانس تک بچوں کو قرآن کریم پڑھایا جب آپ کا انتقال ہوا تو 40 بچے آپ کے زیر تعلیم تھے۔ اُن کے جنازہ میں ربوہ ایک بڑی تعداد میں غیراز جماعت خواتین ومرد شامل ہوئے جو اُن کے شاگردوں میں سے تھے۔

محترمہ عائشہ پٹھانی صاحبہ اپنی عمر کے آخری حصہ میں فالج کی مریضہ تھیں چل پھر نہیں سکتی تھیں۔ بس چارپائی پر لیٹی رہتیں یا زیادہ سے زیادہ کبھی بیٹھ جاتی تھیں۔ اُنکی پانچ بیٹیاں اور ایک بیٹا عبدالکریم خان تھا جو ننکانہ سے دور ایک گاؤں فیروز وٹواں میں سرکاری ملازم تھا۔ جن دنوں کا یہ واقعہ ہے اس وقت محترمہ عائشہ پٹھانی صاحبہ کی تمام بیٹیاں شادی شدہ تھیں۔ سب سے چھوٹی بیٹی اُن کے ساتھ رہتی تھی جو اُن کی بیماری میں دیکھ بھال کرتی تھی۔ آپ کی سب سے چھوٹی بیٹی امۃ الباسط صاحبہ لاولد تھیں جو آپ کے ساتھ رہتی تھیں۔ (امۃ الباسط صاحبہ کا انتقال 2009 میں ربوہ میں ہوا وہ موصیہ تھیں۔)

عائشہ پٹھانی صاحبہ کے بیٹے عبدالکریم خان صاحب ہر ماہ کی 2 تاریخ کو ننکانہ آتے اور والدہ کو جملہ ادویات اور خرچ خوراک کے لیے پیسے دے کر ایک روز والدہ کے پاس رہتے اگلے روز اپنی ملازمت پر چلے جاتے۔ ایک بار ایسا ہوا کہ اُن کا بیٹا 2 تاریخ کی بجائے 5 تاریخ کو آیا مگر والدہ نے اس سے رقم لینے سے انکار کر دیا۔ والدہ دو، تین دن تک بغیر ادویات کھائے رہیں۔ بیٹا رات کو 12 بجے ننکانہ آیا اُس نے دروازہ کھٹکھٹایا تو محترمہ عائشہ پٹھانی صاحبہ نے نہایت غصہ سے درشت لہجہ میں اپنی بیٹی امۃ الباسط سے کہا تم عبدالکریم کو کہو کہ وہ چلا جائے اور دروازہ بالکل نہیں کھولنا۔ یہ میرا حکم ہے۔ ہاں اُسے یہ بھی کہا کہ تم میرے خدا نہیں ہو میرا خدا زندہ خدا ہے اگر تم غافل ہوگئے ہو تو مجھے پرواہ نہیں میرا اللہ تعالیٰ میری ضرورت پوری کرے گا۔

محترمہ عائشہ پٹھانی صاحبہ سے اُن کی بیٹی امۃ الباسط صاحبہ نے التجاء کی کہ بھائی کہتا ہے میرا عذر تو سن لو کہ میں کیوں وقت پر نہیں آیا۔ اماں آپ بھائی کو گھر کے اندر تو داخل ہو لینے دیں لیکن والدہ نے اپنی بیٹی کو سختی سے منع فرمایا کہ تم نے دروازہ نہیں کھولنا۔ پھر بیٹے نے التجاء کی کہ آپ مجھے بے شک گھر کے اندر نہ آنے دیں مجھ سے ادویات اور پیسے تو لے لیں میں واپس چلا جاؤں گا۔ والدہ نے یہ بھی اجازت نہ دی۔ بیٹا دیر تک ماں اور بیٹی کی منت سماجت کرتا رہا لیکن ماں نے ایک نہ سنی۔ بالآخر بیٹا ایک سامان کے ٹرک پر سوار ہو کر رات کے ایک بجے واپس گاؤں آگیا کیونکہ بسوں کے اوقات ختم ہو چکے تھے اور کوئی سواری میسر نہیں تھی امۃ الباسط صاحبہ دختر محترمہ عائشہ پٹھانی صاحبہ کا بیان ہے کہ والدہ صاحبہ نے یہ ساری رات اللہ تعالیٰ کے حضور مناجات میں نہایت کرب وملال سے گزاری میں ساری رات والدہ کی دلخراش چیخیں سن کر کانپتی رہی۔ وہ بار بار آواز بلند اللہ تبارک تعالیٰ کو پکار پکار کر کہہ رہی تھیں۔ اے میرے مولا میں کمزور بے یارو مددگار کس سے التجاء کروں تیرے سوا میرا کون ہے جو میری مدد کرے میرے تو بیٹے نے بھی تین یوم تک مجھے ادویات سے محروم رکھا میں کس کو پکاروں کس سے التجاء کروں۔ تو نے اپنے پیارے مسیح موعود کو قوتِ قدسیہ سے حصہ دیا ہے۔ میں اُس مہدی موعود کو ماننے والی ہوں جسے تیرے محبوب خاتم النبیّین ﷺ نے سلام کہا ہے میں آج تجھے تیرے پیارے محبوب آنحضرت ﷺ رحمت للعالمین کا واسطہ دے کر پکارتی ہوں کہ تو میری مدد فرما۔ اور حضرت مسیح موعود کا واسطہ دے کر دعائیں کیں۔

امۃ الباسط صاحبہ کہتی ہیں میں رات کو بار بار ماں کو تسلی دینے کے لیے گئی لیکن اُنہیں صبر نہیں آرہا تھا وہ رو رو کر بد حال ہو چکی تھیں میں پریشان ہوگئی کہ کہیں میری بیمار ماں روتے روتے ہی نہ مرجائے۔

فجر کی نداء ہوئی تو میں نے نماز فجر ادا کی۔ ابھی چارسو رات کا اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ والدہ کے کمرہ میں گئی تو وہ قدرے پُرسکون تھیں اور نماز فجر ادا کر رہی تھیں۔ اِتنے میں دروازے پر دستک ہوئی میں دروازے پر گئی پوچھا کون ہے جو اتنی صبح آگیا ہے؟

دستک دینے والے نے کہا۔ میرا نام مولوی نذر محمد ہے میں ربوہ سے مرزا مبارک احمد صاحب کا خط لے کر آیا ہوں اُنہوں نے یہ خط مجھے رات 3 بجے خادم کے ذریعہ گھر سے بلوا کر دیا اور کہا کہ تم نے یہ خط پو پھوٹنے سے قبل عائشہ پٹھانی صاحبہ کو ننکانہ پہنچانا ہے اب یہ تمہارا کام ہے جیسے بھی جاؤ اور یہ خط پہنچاؤ۔

امۃ الباسط کہتی ہیں میں یہ خط والدہ کے پاس لے گئی والدہ نے کہا اِسے کھولو۔ اُس خط میں اُتنی ہی رقم تھی جتنی رقم میرا بھائی عبدالکریم ادویات اور خرچ خوراک کے لیے ہر ماہ والدہ کو دیتا تھا۔

رقعہ میں سلام کے بعد میاں صاحب نے تحریر فرمایا تھا میں نے ابھی ابھی خواب دیکھی کہ کوئی مجھے کہہ رہا ہے کہ عائشہ پٹھانی ضرورت مند ہے اور سخت پریشان ہے تم اُسے فوری پیسے بھجوا دو یہ رات گزرنے سے پہلے اُسے مل جانے چاہئیں۔ اس کے بعد تحریر تھا کہ میری بیگم صاحبہ کئی روز سے علیل ہیں اُن کی کامل صحتیابی کے لیے دعا کریں۔ امۃ الباسط صاحبہ نے بتایا کہ میں اور والدہ خط پڑھتے ہی سجدہ میں گر گئے اور دیر تک اللہ کے حضور روتے رہے۔ والدہ کہہ رہی تھیں بے شک بے شک اللہ تبارک تعالیٰ کے پیارے مصلح موعود نے ٹھیک فرمایا کہ؛

''اے میرے فلسفیو زورِ دعا دیکھو تو''

آپ موصیہ تھیں۔ آپ کی وفات 1982ء میں ربوہ میں ہوئی اور تدفین بہشتی مقبرہ میں ہوئی۔

جماعت احمدیہ کے نوجوانوں نے بھی اللہ تبارک وتعالیٰ اور مامور من اللہ سے ہمیشہ عہد ووفا کا رشتہ نبھایا اِن احمدی نوجوانوں نے اپنے بیوی بچوں کے کاروبار اور ملازمتوں کی کبھی پرواہ نہیں کی بلکہ ہمیشہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے دین کی خاطر قربانی دی۔ حضرت مسیح موعود کا الہام ہے؛

''جے تو میرا ہو رویں سب جگ تیرا ہو''

یہ الہام اللہ تبارک وتعالیٰ کا پیغام تمام دنیا کی انسانیت کے لیے ہے کہ جو کوئی بھی اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کی خاطر اُس کی راہ میں سب کچھ قربان کر دیتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مقرب قرار پاتا ہے۔ اور اللہ تبارک تعالیٰ اُس کا حامی و ناصر ہوتا ہے۔ اور وہ دنیا اور دین دونوں میں سرفراز کیا جاتا ہے۔

سادہ الفاظ میں یہ عہد کہ

''میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا''

ایسا عہد ہے کہ اس پر عمل پیرا ہو کر دین اور دنیا دونوں اللہ تعالیٰ کے خاص فضل اور رحم سے سنور جاتے ہیں۔

احمدی نوجوانوں نے حضرت مسیح موعود کے زمانہ میں بھی اور خلفاء احمدیت کے دورانیہ میں بھی ہمیشہ اس عہد کا مظاہرہ کیا ہے اور ہمیشہ اس پر عمل کر کے سرخرو ہوئے ہیں۔ ایسے ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں نوجوان ہیں جن پر ملازمتوں کے دروازے بند کئے گئے۔ انہیں سرکاری ملازمتوں سے نکالا گیا۔ اُن کے گھروں کو آگ لگائی گئی۔ اُن کے اموال کو لوٹا گیا۔ اُن کو شہید کیا گیا لیکن آج تک کوئی ایسا احمدی نہیں جسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں تکلیفیں دی گئی ہوں جس کے نتیجہ میں اُس نے احمدیت چھوڑ دی ہو۔

3

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ امریکہ

خطبہ جمعہ۔ CNN کو انٹرویو۔ واقفین / واقفات نو کی کلاسیں اور فیملی ملاقاتیں

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

22 جون 2012ء

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چار بجکر چالیس منٹ پر بیت الرحمٰن میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور ہدایات سے نوازا اور دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

خطبہ جمعہ

ایک بجے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیت الرحمٰن تشریف لائے اور خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کا ہم پر یہ احسان ہے کہ اس نے اس زمانے میں جس شخص کو دنیا کی اعتقادی اور عملی اصلاح کے لئے بھیجا ہم اس کے ماننے والے ہیں۔ لیکن اس ایمان لانے کے باوجود ہم میں سے بہت سے ایسے ہیں جن کے قول و فعل میں تضاد ہے۔ افراد جماعت کی ایک بہت بڑی تعداد ایسی ہے جن کے قول اور فعل ویسے نہیں جیسے ہونے چاہئیں۔ ایک بہت بڑی تعداد ایسی ہے کہ بیشک ان کی گھٹی میں احمدیت رچی ہوئی ہے یعنی اگر ان سے پوچھو کہ تم احمدی ہو تو بتائیں گے کہ ماشاء اللہ ہمارے دادا، پڑدادا احمدی ہوئے تھے، (رفیق) تھے اور فلاں واقعات ان کے ایمان اور ایقان کے تاریخ احمدیت اور (رفقاء) میں درج ہیں۔ بلکہ بعض مجھے بھی بتائیں گے کہ فلاں (رفیق) کا جو واقعہ آپ نے بیان کیا (گزشتہ کئی خطبوں میں میں (رفقاء) کے واقعات بیان کرتا رہا ہوں) وہ میرے نانا تھے یا پڑنانا تھے یا دادا تھے یا پڑدادا تھے۔ احمدیت پر ان کا ایمان ایسا ہے کہ دشمن کے حملے اور وار ان کو احمدیت سے دور نہیں کر سکے۔ جان و مال کی قربانی بھی انہوں نے دی اور ان کے باپ دادا نے بھی دی، ان میں سے، بہت سے آپ میں سے بھی یہاں بیٹھے ہوں گے۔ لیکن اس سے بھی ہم انکار نہیں کر سکتے کہ قوموں کی ترقی کبھی نہیں ہو سکتی جب تک ہم اپنی آنکھیں کھلی نہ رکھیں۔ اپنے جائزے جب تک ہم خود نہ لیتے رہیں۔

(حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ کا خلاصہ الفضل 26 جون 2012ء میں شائع ہو چکا ہے)

خطبہ جمعہ کے بعد دو بجے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جمعہ کے ساتھ نماز عصر جمع کر کے پڑھائیں۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مکرم امر معروف عزیز صاحب مربی سلسلہ انڈونیشیا اور مکرمہ طاہرہ وِنڈرمین صاحبہ کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ کے آخر پر دونوں مرحومین کا ذکر خیر تفصیل کے ساتھ فرمایا تھا۔

امر معروف عزیز صاحب کی وفات 16 جون 2012ء کو ہوئی۔ موصوف 1987ء میں مبشر کا کورس کر کے جامعہ احمدیہ ربوہ سے فارغ التحصیل ہوئے تھے۔ اس طرح قریباً 25 سال تک خدمت سلسلہ کی توفیق پائی۔

مکرمہ طاہرہ وِنڈرمین صاحبہ اہلیہ مکرم نواب محمود وِنڈرمین صاحب مرحوم نے 84 سال کی عمر میں 18 جون 2012ء کو لندن میں وفات پائی۔ مرحومہ نے دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں انگلش ڈاک ٹیم میں ایک لمبا عرصہ خدمت سرانجام دی۔

ان دونوں مرحومین کے حالات کا اور ذکر خیر کا تفصیلی ذکر خطبہ جمعہ کے مکمل متن کی اشاعت کے ساتھ شائع ہو جائے گا۔

نماز جنازہ غائب پڑھانے کے بعد حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا آج کا خطبہ جمعہ MTA انٹرنیشنل کے ذریعہ دنیا بھر میں Live نشر ہوا۔

امریکہ کے مختلف شہروں اور جماعتوں سے چار ہزار سے زائد افراد جماعت نے اپنے آقا کی اقتداء میں نماز جمعہ ادا کرنے کی سعادت پائی۔

پروگرام کے مطابق چار بجکر پچاس منٹ پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیت الرحمٰن تشریف لائے۔

CNN کو انٹرویو

CNN کے نمائندہ جرنلسٹ Mr. Dan Merica نے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا انٹرویو لیا۔ یہ جرنلسٹ CNN کی ویب سائٹ پر آرٹیکلز اور خبریں دیتا ہے جسے روزانہ لاکھوں لوگ وزٹ کرتے ہیں۔

جرنلسٹ نے پہلا سوال یہ کیا کہ آپ کا آج کا خطبہ کیسا ہوا ہے۔ میں نے خود بھی سنا ہے۔

اس سوال کے جواب میں حضورانور نے فرمایا کہ میں ہمیشہ اپنے احمدیوں کے لئے کوشش کرتا ہوں کہ ان کی روحانی حالت بہتر ہو۔ آج میں نے نماز کی اہمیت کے بارہ میں خطبہ دیا ہے اور میں ہمیشہ اپنے خطبات میں ان کی روحانی تربیت کے حوالہ سے بیان کرتا رہتا ہوں۔

جرنلسٹ کے اس سوال کے جواب میں کہ آپ تقریباً دس سال سے خلیفہ ہیں۔ اس دور میں ......کی حالت کیسے تبدیل ہوئی ہے

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہم نے گزشتہ تین سال سے لیف لیٹنگ اور فلائرز کی تقسیم شروع کی ہوئی ہے اور اس وقت سے یہاں کے لوگوں میں (دین) کا حقیقی پیغام پھیل رہا ہے اور اب لوگوں کو اس بات کا پتہ لگ رہا ہے کہ (دین) کا جو حقیقی پیغام احمدی پیش کر رہے ہیں وہ دوسروں سے مختلف ہے اور اصل بات یہ ہے کہ ہماری تعلیم کی بنیاد قرآن کریم سے ہے۔ احمدی (دین) کی سچی حقیقی اور صحیح تعلیم کا پیغام صرف امریکہ میں ہی نہیں بلکہ دنیا کے تمام ممالک میں دے رہے ہیں اور ہم یہ پیغام میڈیا کے ذریعہ بھی پہنچا رہے ہیں۔ اس طرح گزشتہ تین چار سالوں میں لوگوں کو زیادہ کثرت سے پتہ چلا ہے۔ یہ اس دور کی ایک نمایاں تبدیلی ہے۔

جرنلسٹ نے سوال کیا آپ پیس کانفرنس میں خطاب فرماتے ہیں۔ اس کے علاوہ بھی آپ کے خطابات ہوتے ہیں اور اکثر امن کے حوالہ سے بات کرتے ہیں کیا آپ کی یہ Key Theme ہے۔

اس سوال کے جواب میں حضورانور نے فرمایا کہ ہاں واقعۃً ہمارے لئے دنیا میں امن ایک انتہائی اہم ایشو ہے کیونکہ آجکل (دین) کو وہ لوگ بدنام کر رہے ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم مسلمان ہیں لیکن وہ (دین) کی اصل اور حقیقی تعلیم پر نہیں چل رہے اور دہشت گردی اور قتل و غارت میں ملوث ہیں تو اس لئے اب وقت آ گیا ہے کہ ہم (دین) کا حقیقی پیغام، امن کا پیغام، صلح و آشتی کا پیغام دنیا کو پہنچائیں۔ پس آج احمدیت ہی (دین) کی سچی اور حقیقی تعلیم دنیا کے سامنے پیش کر رہی ہے اس لئے لوگ احمدیت کے قریب آ رہے ہیں۔ دنیا کے تمام ممالک میں ایسا ہے۔

ایک سوال کے جواب میں حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا آجکل (دین) کو ٹارگٹ کیا جا رہا ہے اور یہ ان انتہاء پسند مسلمانوں کی وجہ سے ہے جو اسلام کی صحیح تعلیم پر عمل نہیں کرتے اور ان کا رویہ متشدّدانہ ہے۔ جماعت احمدیہ جو تعلیم پیش کر رہی ہے وہ قرآن کریم کی ہی تعلیم ہے اور (دین) کی سچی تعلیم ہے۔

جماعت احمدیہ کے بانی حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے خود یہ اعلان فرمایا کہ وہ وہی مسیح ہیں جس نے آخری زمانہ میں آنا تھا اور میرے آنے کے جو مقاصد ہیں وہ یہ ہیں کہ بنی نوع انسان کا اس کے پیدا کرنے والے سے تعلق قائم ہو۔ لوگ اپنے پیدا کرنے والے خدا کو پہچانیں اور ہر انسان دوسرے انسان کے حقوق ادا کرے اور تمام مذہبی جنگوں کا خاتمہ کرنے کے لئے آیا ہوں۔ پس یہ ہے وہ پیغام جو ہم دنیا بھر میں ہر جگہ پھیلا رہے ہیں۔

ایک سوال کے جواب میں حضورانور نے فرمایا کہ اسلام کی تاریخ میں کبھی بھی مسلمانوں کی طرف سے کسی کے خلاف پہلے تلوار نہیں اٹھائی گئی۔ جب بھی تلوار اٹھی ہے تو اپنے دفاع کے لئے اٹھی ہے۔ ہمیشہ مخالفین اسلام نے پہل کرتے ہوئے مسلمانوں پر حملہ کیا ہے تو مسلمانوں نے اپنا دفاع کیا ہے اور خصوصی حالات میں مسلمانوں کو اپنے دفاع کی اجازت دی گئی۔ قرآن کریم نے اس اجازت دیئے جانے کا ذکر کیا ہے کہ جب ہجرت کرنے کے بعد بھی مسلمانوں پر زمین تنگ کی گئی تو تب اللہ تعالیٰ نے اپنے دفاع کے لئے مسلمانوں کو اجازت دی کہ تم اب جنگ کا جواب دے سکتے ہو اور اجازت دیئے جانے کی وجہ بھی بتائی کہ اگر آج تم لوگوں کو دفاع کی اجازت نہ دی گئی اور بعض ظلم کرنے والوں کے ہاتھوں کو نہ روکا گیا تو پھر زمین پر نہ کوئی چرچ سلامت رہے گا، نہ کوئی Synagogue سلامت رہے گا، نہ کوئی عبادت خانہ سلامت رہے گا اور نہ کوئی مسجد، کیونکہ یہ لوگ جو مسلمانوں کے خلاف تلوار اٹھانے والے ہیں یہ اصل میں مذہب کے خلاف ہیں۔ پس یہ ضروری ہے کہ تم اب اس کا جواب دو تا کہ تمام مذاہب کے ماننے والوں کی حفاظت کر سکو۔ پس یہ ہے (دین) کی سچی اور خوبصورت تعلیم۔

مسلمان اگر یہ کہتے ہیں کہ اسلام حملہ کرنے کی اجازت دیتا ہے جب چاہیں حملہ کر دیں تو یہ غلط ہے۔ درست نہیں ہے۔

اب تو امام کعبہ نے بھی کہا ہے کہ ہم تلوار نہ اٹھائیں۔ بلکہ اسلام کا امن کا پیغام بات چیت اور گفتگو کے ذریعہ پہنچائیں۔

حضرت مسیح موعود نے بھی یہی کہا تھا کہ مذہبی جنگوں کا خاتمہ کرنے آیا ہوں۔ پس آج کے دور میں جو جہاد ہے وہ قلمی جہاد ہے، لٹریچر کے ذریعہ جماعت احمدیہ یہ جہاد کر رہی ہے۔

جرنلسٹ نے سوال کیا کہ اسلام کو امریکہ میں جن چیلنجز کا سامنا ہے۔ اس بارہ میں آپ کیا کہتے ہیں۔

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اگر تو وہ (دین) جو انتہاء پسند مسلمان پیش کر رہے ہیں تو اس کے پھیلنے کا کوئی چانس نہیں ہے۔

ہاں وہ حقیقی (دین) جو صرف امریکہ میں ہی نہیں بلکہ دنیا کے تمام ممالک میں ہے اور آئندہ بھی جماعت احمدیہ کے ذریعہ پھیلے گا وہ دل جیتنے سے ہوگا اور یہ (دین) صرف احمدیہ...... جماعت ہی پھیلا رہی ہے۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جو دوسری جنگ عظیم ہوئی تھی۔ بعض چھوٹی چھوٹی وجوہات تھیں جو بالآخر جنگ پر منتج ہوئیں۔ پہلے ایک دو ملکوں کا اتحاد ہوا۔ پھر مزید ملک داخل ہوئے اور بلاک بن گئے۔ یورپ بھی شامل ہوا۔ رشیا بھی شامل ہوگیا۔

اب جو موجودہ حالات نظر آ رہے ہیں اس میں دنیا ایک بڑی جنگ کی طرف جا رہی ہے کیونکہ لوگ خدا تعالیٰ کو اور اس کی تعلیمات کو بھول گئے ہیں اور عمل کرنا چھوڑ دیا ہے۔ یہ جنگ ایشین ممالک سے شروع ہوگی۔ سیریا ان ممالک میں سے ایک ہوسکتا ہے۔ یہ میں اس وقت نہیں کہہ رہا بلکہ گزشتہ دو تین سال سے کہہ رہا ہوں کہ سیریا میں جو کچھ ہو رہا ہے اور جو حالات وہاں کے بن رہے ہیں وہ ایک بڑی جنگ کی طرف ہی لے کر جانے والے ہیں۔

اب چائنا اور رشیا کا ایک بلاک بنا ہوا ہے۔ جو اب تک جنگ کو روکے ہوئے ہے۔ دوسری طرف بھی بلاک بن رہے ہیں اور جو حالات اور صورتحال اس وقت ابھر رہی ہے۔ جنگ کسی بھی وقت ہوسکتی ہے۔

پاکستان اور سعودی عرب میں احمدیت کی پرسیکیوشن کے حوالہ سے ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا۔

جماعت کی مخالفت تو آغاز سے ہی ہے۔ پرسیکیوشن یہ ہے کہ حکومت اس میں شامل ہو۔ 1953ء میں پنجاب حکومت نے احمدیوں کے خلاف بعض قدم اٹھائے تو یہ پاکستان بننے کے بعد پہلی پرسیکیوشن تھی۔

حکومت کی طرف سے دوسری پرسیکیوشن 1974ء میں ہوئی جب اس وقت کے وزیراعظم پاکستان ذوالفقار علی بھٹو نے ڈرامہ کیا اور اسمبلی کے ذریعہ یہ قانون بنوایا کہ احمدی مسلمان نہیں ہیں۔ غیر مسلم قرار دیا گیا۔ اس وقت بھی بہت سے لاء (Law) بنے لیکن طاقت کے ذریعہ نافذ نہ ہوئے۔

پھر جنرل ضیاء الحق نے آکر 1984ء میں جماعت کے خلاف سخت قوانین بنائے اور طاقت کے ذریعہ ان قوانین کو نافذ کیا۔ ہم السلام علیکم نہیں کہہ سکتے، کلمہ نہیں پڑھ سکتے، اپنی (بیوت الذکر) کو مسجد کی شکل نہیں دے سکتے۔ ان سخت اور ظالمانہ قوانین کی وجہ سے مجھ سے پہلے خلیفہ نے پاکستان سے لندن ہجرت کی اور میرا قیام بھی اس وقت لندن میں ہے۔ خدا تعالیٰ نے وہاں سے احمدیہ کمیونٹی کے لئے وسیع میدان کھولے ہیں۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ ہماری جو پرسیکیوشن ہو رہی ہے وہ ہمارے عقائد اور ہماری تعلیمات کی وجہ سے ہے اور اب تو مخالفت بہت زیادہ ہے۔

جرنلسٹ کے ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ میں جہاں بھی جاتا ہوں سب سے بڑا مقصد یہ ہوتا ہے کہ اپنی جماعت کے لوگوں سے ملوں اور ان کو ملنے کی کوشش کرتا ہوں کہ ان کا روحانی معیار بڑھے۔ اپنی تقاریر اور خطبات کے ذریعہ بھی یہی کوشش ہوتی ہے کہ ان کا روحانی معیار بلند ہو۔

جرنلسٹ نے آخر پر سوال کیا کہ کیپٹل ہل (Capital Hill) میں جو پروگرام ہو رہا ہے آپ اپنے لئے کتنا اہم (Important) سمجھتے ہیں۔ اس کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا میرے لئے تو خاص Important نہیں ہے۔ اصل میں یہ ہے کہ میڈیا اور لیف لیٹس کی کثرت سے تقسیم کے ذریعہ ہمارا جو امن کا پیغام پھیلا ہے اور ہر کس و ناکس تک پہنچا ہے تو حکام بالا جماعت کے بارہ میں مزید جاننا چاہتے ہیں کہ ہم کون لوگ ہیں۔ ہماری تعلیمات کیا ہیں۔ تو اس طرح اس پروگرام سے مزید تعارف حاصل ہوگا اور پاکستان، انڈونیشیا اور بعض دیگر ممالک میں جماعت کی جو مخالفت ہو رہی ہے اس بارہ میں ان کو مزید پتہ چلے گا۔

یہ انٹرویو قریباً پندرہ منٹ تک جاری رہا اور پانچ بجکر پانچ منٹ پر ختم ہوا۔

فیملی ملاقاتیں

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے جہاں پروگرام کے مطابق فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج مجموعی طور پر 50 فیملیز کے 267 افراد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کا شرف پایا۔

آج ملاقات کرنے والی فیملیز کا تعلق North Jersey اور Central Jersey کی جماعتوں سے تھا۔ ان سبھی خاندانوں نے اپنے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سکول، کالج جانے والے بچوں اور بچیوں کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں نے اپنے آقا سے چاکلیٹ حاصل کیں۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام ساڑھے آٹھ بجے تک جاری رہا۔

واقفین نو سے ملاقات

بعد ازاں بیت الرحمٰن میں دس سے بارہ سال کے واقفین نو بچوں اور بچیوں کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ کلاس کا انعقاد ہوا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے تشریف لانے پر آٹھ بجکر چالیس منٹ پر یہ کلاس شروع ہوئی۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزم خالد حسین نے کی۔ بعد ازاں عزیزم ہشام حماد نے اس کا اردو ترجمہ اور عزیزم برکات عادل نے اس کا انگریزی زبان میں ترجمہ پیش کیا۔

اس کے بعد مرزا غلام حسیب نے آنحضرت ﷺ کی حدیث مبارکہ پیش کی۔

بعد ازاں عزیزم حمزہ عبید اللہ نے حضرت اقدس مسیح موعود کا منظوم کلام ؎

حمد و ثناء اسی کو جو ذات جاودانی
ہمسر نہیں ہے اس کا کوئی نہ کوئی ثانی

کے چند اشعار خوش الحانی کے ساتھ پیش کئے۔

یہ نظم ختم ہونے کے بعد حضور انور نے فرمایا کہتے ہیں کہ امریکہ میں اچھے نظمیں پڑھنے والے نہیں ہیں اس نے تو اچھی نظم پڑھی ہے۔ آپ واقفین نو میں سے لے لیا کریں۔

اس کے بعد اس نظم کا انگریزی زبان میں ترجمہ عزیزم Sammar Padder نے پیش کیا۔

بعد ازاں عزیزم Zaroon احمد نے حقیقۃ الوحی سے حضرت اقدس مسیح موعود کا ایک اقتباس انگریزی زبان میں پیش کیا۔

جس کے بعد عزیزہ Nashita Khandakar نے وقف نو کی بابرکت سکیم اور ہماری ذمہ داریاں کے عنوان پر انگریزی زبان میں تقریر کی۔

بعد ازاں چار بچیوں عزیزہ حسنیٰ مرزا، عزیزہ عافیہ چوہدری، عزیزہ سوہا ملک اور عزیزہ عیشاہ بھٹی نے مل کر کورس کی صورت میں اللہ تعالیٰ کی بیس صفات عربی زبان میں اور پھر انگریزی زبان میں ان کے ترجمہ پر مشتمل ایک پروگرام پیش کیا۔

آخر پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث، حضرت خلیفۃ المسیح الرابع اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے امریکہ کے دورہ جات پر مشتمل تصاویر سکرین کے ذریعہ پیش کی گئیں۔

ایک تصویر میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے ساتھ صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب اور صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب موجود تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے منتظمین کو توجہ دلائی کہ یہ تصویر امریکہ کی نہیں ہے بلکہ ہارٹلے پول (یوکے) کی ہے۔

پروگرام کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تمام بچوں اور بچیوں کو قلم اور چاکلیٹ عطا فرمائے۔

نو بجکر بیس منٹ پر یہ کلاس اپنے اختتام کو پہنچی۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بیت الرحمٰن میں نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

23 جون 2012ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چار بجکر چالیس منٹ پر بیت الرحمٰن تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری رپورٹس و خطوط ملاحظہ فرمائے اور ہدایات سے نوازا۔

فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق صبح دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ جماعت Brooklyn، Charlotte اور Long Island سے آنے والی 54 فیملیز کے 307 افراد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کا شرف پایا۔ بعضوں نے اپنے مسائل، مشکلات پیش کر کے راہنمائی حاصل کی۔ بیماروں نے اپنی کامل شفایابی کے لئے دعائیں پائیں، بچیوں نے اچھے رشتے ملنے کے لئے دعائیں حاصل کیں۔ جن لوگوں کے خاندانی مسائل ہیں وہ اپنے لئے دعائیں لے کے باہر آئے۔ تعلیم حاصل کرنے والے بچوں اور بچیوں نے اپنی کامیابی کے لئے، اپنے آقا سے دعائیں حاصل کیں۔ غرض ہر کوئی اس در سے تسکین قلب پا کر اور دعاؤں کے خزانے لئے ہوئے واپس لوٹا۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام ایک بجکر پچیس منٹ تک جاری رہا۔

تقریب آمین

بعدازاں حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیت الرحمٰن تشریف لائے اور پروگرام کے مطابق تقریب آمین شروع ہوئی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی۔

عبدالرزاق طاہر، ہالہ مسرور، یمنیٰ احمد، امان احمد لقمان احمد، فارعہ نور، معاذ ملک، عثمان خالد، احسان سید، فاران الٰہ دین، عیشاہ الٰہ دین، Ridah راجہ، Simrah احمد، عافیہ الٰہ دین، عثمان عبداللہ، بلال چوہدری، عماد ناصر، سلمان احمد جمیل، نائلہ چوہدری، قاصد باجوہ، غلام حسیب مرزا، ہدیٰ محمود، ریحان احمد، علینہ ملک، Aleeza طوبیٰ احمد، ہارون Lughmani، ولید کھوکھر، Saana نذیر، معیز چوہدری، علیشاہ منصور، Izzah احمد، جویریہ ذیشان، Myiesha Pader، سبرینہ بھٹی، کنزہ بھٹی، رمشا بھٹی، روشن احمد، طاہر احمد، موسیٰ قریشی، ذکریا احمد، رامین خان۔

ایک بچی وھیل چیئر پر تھی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت اپنے ہاتھ میں قرآن کریم لے کر اس بچی کے پاس کھڑے ہوئے اور اس سے قرآن کریم سنا۔

ایک افریقن امریکن بچے نے آمین کے دوران اس خواہش کا اظہار کیا کہ اس نے حضورانور کے ساتھ تصویر بنوانی ہے۔ حضور انور نے اس سے قرآن کریم سننے کے بعد ازراہ شفقت اسے اپنے پاس بٹھایا اور اس بچے نے تصویر بنوائی۔

تقریب آمین کے بعد حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔

معائنہ لنگر خانہ

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر جاتے ہوئے راستہ میں لنگر خانہ میں تشریف لے گئے اور پکا ہوا کھانا دیکھا اور اس کے معیار کا جائزہ لیا۔ حضور انور کے دریافت فرمانے پر منتظمین نے بتایا کہ جمعہ کے دن پانچ ہزار افراد کے لئے کھانا تیار کیا گیا تھا اور رات دو ہزار افراد کے لئے پکایا گیا تھا۔ آج دوپہر اور شام کے لئے پانچ سے چھ صد افراد کیلئے کھانا تیار کیا گیا ہے۔ شیڈیول کے مطابق آلو گوشت اور دال بطور سالن تیار کی جاتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کھانا کھلانے والی مارکی میں بھی تشریف لے گئے اور وہاں جو روٹی مہیا کی جارہی تھی اس کا معیار دیکھا اور ایک لقمہ لے کر کھایا۔

لنگر خانہ اور کھانے کے انتظام کے معائنہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے آئے۔

دفتری ملاقات

پروگرام کے مطابق سوا پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

سب سے قبل مکرم ڈاکٹر احسان اللہ ظفر صاحب امیر جماعت یو ایس اے اور مکرم فلاح الدین شمس (نگران مارشل آئی لینڈ) نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ دفتری ملاقات کی اور بعض انتظامی امور اور معاملات پیش کر کے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے راہنمائی حاصل کی۔ مارشل آئی لینڈ میں جماعت احمدیہ کی پہلی بیت الذکر اللہ تعالیٰ کے فضل سے مکمل ہو چکی ہے۔ حضور انور نے اس بیت کا نام بیت الاحد رکھا۔

فیملی ملاقاتیں

اس کے بعد فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئے۔ آج شام اللہ تعالیٰ کے فضل سے 55 فیملیز کے 334 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ ملاقات کا شرف پانے والی یہ فیملیز Albany اور Queens جماعتوں سے آئی تھیں۔ ہر ایک نے حضور انور کے ساتھ اپنی اس ملاقات کے انتہائی یادگار اور انمول لمحے کو کیمرہ میں محفوظ کیا۔ اب اپنے پیارے آقا کے ساتھ یہ تصاویر ان کے گھروں کی زینت بنیں گی۔ گھر کے بڑے ان لمحات کو ہمیشہ یاد رکھیں گے۔ چھوٹے بچے جب بڑے ہوں گے اور اپنی ہوش کی عمر کو پہنچیں گے تو وہ اپنے ماں باپ کو دعائیں دیں گے جو انہیں ساتھ لے گئے تھے اور اپنے آپ کو خوش قسمت سمجھیں گے کہ ہم نے بھی حضور انور کے قرب میں چند ساعتیں گزاری تھیں اور برکتیں پائی تھیں۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام قریباً پونے 9 بجے ختم ہوا۔

کلاس واقفات نو

بعدازاں حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بڑی عمر کی واقفات نو بچیوں کی کلاس میں شرکت کے لئے بیت میں تشریف لے آئے۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزہ مریم ذکریا نے کی اور اس کا اردو ترجمہ عزیزہ نزہت دریہ اور انگریزی ترجمہ عزیزہ فریحہ امجد صاحبہ نے پیش کیا۔

اس کے بعد عزیزہ سعدیہ نوال صاحبہ نے آنحضرت ﷺ کی ایک حدیث مبارکہ پیش کی اور اس کا انگریزی ترجمہ پیش کیا۔

بعدازاں عزیزہ امۃ الجمیل صدف نے حضرت اقدس مسیح موعود کا منظوم کلام ؎

نور فرقاں ہے جو سب نوروں سے اجلیٰ نکلا
پاک وہ جس سے یہ انوار کا دریا نکلا

خوش الحانی سے پیش کیا۔

اور اس کا انگریزی زبان میں ترجمہ عزیزہ لبیہ چوہدری نے پیش کیا۔

اس کے بعد کتاب دافع البلاء اور حقیقۃ الوحی سے، حضرت اقدس مسیح موعود کا ایک ایک اقتباس عزیزہ بشریٰ سلیم نے پیش کیا۔

بعدازاں عزیزہ عائشہ سلیم، مدیحہ قریشی، عتیقہ ناصر، عائشہ خان اور ثانیہ احمد نے مل کر ''حضرت مسیح کی آمد ثانی قرآن کریم اور بائبل کی رو سے'' کے عنوان پر ایک Presentation دی۔

پروگرام کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس کلاس میں شامل ہونے والی تمام بچیوں کو ازراہ شفقت قلم اور چاکلیٹ عطا فرمائے۔

نو بجکر چالیس منٹ پر یہ پروگرام اپنے اختتام کو پہنچا۔

بعدازاں حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

پیاری امی جان مکرمہ امۃ الحفیظ خانم صاحبہ

باوضو ہوکر

مکرم ناصر احمد ظفر صاحب بلوچ اپنی ہمشیرہ محترمہ بی بی غلام سکینہ صاحبہ کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ بچوں کی تربیت کے لئے نگرانی کے ساتھ حضور انور کی خدمت اقدس میں دعائیہ خطوط لکھنے کی تلقین فرماتیں۔ حضور انور کے خطبات باقاعدگی سے بچوں کو سنواتیں۔ جب ان کے بیٹے مکرم محمود ایاز صاحب اعلیٰ تعلیم کے بعد بطور ٹیچر تعینات ہوئے تو آپ نے اپنے لخت جگر کو یہ نصیحت فرمائی۔ بیٹا استاد اگر فرشتہ نہیں تو فرشتہ صفت ضرور ہونا چاہئے۔ تم اپنے فرائض منصبی اسی اصول کو پیش نظر رکھ کر ادا کرنا تو تمہیں کبھی مشکل پیش نہیں آئے گی اور اللہ تعالیٰ رزق میں بھی برکت ڈالتا رہے گا۔ پھر فرمایا کہ میں نے ہمیشہ اپنے بچوں کو باوضو ہوکر دودھ پلایا۔ اللہ اللہ کس شان اور اعلیٰ مقام کی والدہ تھیں۔ ایسی مائیں تو قسمت والوں کو ہی نصیب ہوتی ہیں۔

(الفضل ربوہ 7جون 2010ء صفحہ 5)

بقیہ صفحہ 10۔ مکرمہ امۃ الحفیظ صاحبہ

آخری ایام اور وفات

پیاری امی جان نے اپنی پوری زندگی کسی کو تکلیف نہیں دی اور آخری وقت تک اللہ تعالیٰ نے آپ کو کسی کا محتاج نہیں بنایا۔ آپ اپنا ہر کام خود کرنا پسند کرتیں اور اگر کوئی اسرار کرتا تو ناراض ہوتیں اور کہتیں کہ جب میں اپنے کام خود کر سکتی ہوں تو کسی پر بوجھ کیوں بنوں؟

بہرحال، ہر ایک نے اپنے اپنے رنگ میں آپ کی خدمت کرنے کی توفیق پائی۔

آخری چند سالوں میں غیر معمولی خدمت کی توفیق آپ کے پیارے بیٹے مکرم سلیم الحق خان صاحب ایڈووکیٹ نے پائی۔

آخری دنوں میں جب لیٹی ہوئی ہوتیں تو دیوار کی طرف دیکھتیں اور میرے اللہ پیارے اللہ کہتیں۔ کوئی اگر بات کرتا تو کہتیں چپ، چپ۔ جیسے خدا تعالیٰ سے محو گفتگو ہوں اور کوئی مخل انداز نہ ہو۔

سب کو کثرت سے یہی کہتیں کہ میرے انجام بخیر ہونے کی دعا کرو آپ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 8/اپریل 2012ء کو پُر سکون حالت میں لیٹے ہوئے بغیر کسی ظاہری تکلیف کے اپنے پاس بلا لیا۔

پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 13/اپریل 2012ء میں آپ کا تفصیلی ذکر خیر فرمایا اور حاضر نماز جنازہ پڑھائی جس نے ہم بھائیوں اور بہنوں کے اس عظیم غم کو دل کی تسکین میں بدل دیا کہ الحمدللہ پیاری امی جان کا انجام بخیر ہوا۔

مورخہ 15/اپریل 2012ء کو آپ کی میت صبح 8 بجے ربوہ پہنچی۔ اُسی روز بیت مبارک میں بعد نماز ظہر حافظ مظفر احمد صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں قبر تیار ہونے پر آپ نے ہی دعا کروائی۔

پسماندگان

پیاری امی جان نے اپنے پیچھے 3 بیٹے اور 4 بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں جن کے نام مندرجہ ذیل ہیں:۔ 1۔ مکرم قمر الحق خان صاحب، لاہور 2۔ مکرم سلیم الحق خان صاحب ایڈووکیٹ، برطانیہ 3۔ خاکسار انجینئر مظہر الحق خان (واقف زندگی) حال طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ 4۔ مکرمہ طلعت محمود صاحبہ، برطانیہ 5۔ مکرمہ فرحت نعیم صاحبہ، کراچی/امریکہ 6۔ مکرمہ نگہت طارق صاحبہ، کینیڈا 7۔ مکرمہ نزہت ظفر صاحبہ، کینیڈا

قارئین الفضل سے عاجزانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ پیاری امی جان کے درجات بلند فرماتا چلا جائے اور انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اللہ کرے کہ ان کی نیکیاں ان کی نسلوں میں بھی جاری رہیں اور ان کی روح کی تسکین کا باعث بنتی رہیں۔

مکرم انجینئر مظہر الحق خان صاحب

میری والدہ۔ مکرمہ امۃ الحفیظ خانم صاحبہ

مرحومہ اہلیہ مکرم شمس الحق خان صاحب یکم ستمبر 1931ء میں ڈلہوزی، انڈیا میں پیدا ہوئیں۔

خاکسار نے جب سے ہوش سنبھالا ہے آپ کو ہمیشہ دینی احکامات کی بجا آوری میں خلافت اور نظام جماعت کے تابع رہتے ہوئے مستعد اور چاق و چوبند پایا۔

تعلق باللہ

پیاری امی جان کی زندگی کا محور خدا تعالیٰ کی ذات تھی اور اس کا قرب پانے کے جو بھی ذرائع ہیں ان سے بھرپور استفادہ کیا۔

آپ سراپا دعا تھیں۔ آپ کو دعا کی قبولیت پر کامل یقین تھا۔ آخری وقت تک تمام نمازوں کو کھڑے ہو کر بڑے خشوع و خضوع سے ادا کرتی رہیں۔ آپ کی نماز تہجد میں گریہ وزاری خاکسار کی یادوں میں نقش ہے۔ آپ کی دعاؤں کی ایک لمبی فہرست ہوتی۔ کوئی دعا کے لئے کہتا تو اس کا نام لے کر دعا کرتیں۔ آپ جب کسی کیلئے خاص دعا کرتیں تو 100 نفلوں سے کم نہ پڑھتی تھیں۔ وقت کے ساتھ ساتھ آپ کے سجدے لمبے ہی ہوتے دیکھے۔

آپ کی یہ دلی خواہش تھی کہ آپ کا کم از کم ایک بیٹا دین کے لئے زندگی وقف کرے لیکن انہوں نے کبھی بھی کسی پر زور نہیں دیا۔ جب خاکسار نے زندگی وقف کرنے کا ارادہ کیا تو آپ نے سجدۂ شکر ادا کیا۔ آپ کا خدا تعالیٰ کے آگے جھکنا یہ بتاتا ہے کہ آپ کی نظر صرف خدا کی طرف تھی اور یہ کامل یقین تھا کہ انسانی خواہشات کی تکمیل اگر کسی ذریعے سے ہو سکتی ہے تو وہ اپنے خالق حقیقی کے آگے جھکنے سے ہی ہے۔ آپ ان لوگوں میں شمار ہوتیں تھیں جن کی دعائیں خدا تعالیٰ ضرور سنتا ہے۔

عشق قرآن کریم

پیاری امی جان کا قرآن کریم سے عشق بے انتہا تھا۔ قرآن کریم کا مکمل ترجمہ آپ کو آتا تھا۔ قرآن کریم کا ایک بڑا حصہ آپ کو حفظ تھا۔ آخری وقت تک اپنی مدد آپ کے تحت مزید سورتیں حفظ کرنے کا یہ سلسلہ جاری رہا۔ متعدد دعائیں اور عربی قصیدہ بھی آپ کو زبانی یاد تھا۔ آپ نے اپنے تمام بچوں اور آگے ان کے بچوں کو قاعدہ یسرنا القرآن اور قرآن کریم ناظرہ و باترجمہ پڑھایا۔ کئی غیر احمدی بچوں نے بھی آپ کی اس بے لوث خدمت دین سے استفادہ کیا۔ نیز جماعتی انتظام کے تحت بھی آپ نے اس خدمت کی توفیق پائی۔

رمضان کے روزے اور اعتکاف

پیاری امی جان رمضان المبارک کے روزے باقاعدگی سے رکھتیں اور گھر والوں کو رکھوانے کا بھرپور انتظام کرتیں۔ آپ متعدد بار اعتکاف بھی بیٹھیں۔

نظام وصیت اور چندہ جات

پیاری امی جان نے وصیت چھوٹی عمر میں ہی کر دی تھی اور خدا کے فضل سے 1/8 حصہ وصیت اپنی زندگی میں ہی ادا کر دیا۔ زکوٰۃ اور تمام چندہ جات باقاعدگی سے اور اکثر زائد از وعدہ جات ادا کرتیں تھیں۔ اپنے مرحومین بزرگوں کے نام باقاعدگی سے چندہ جات ادا کرتی رہیں۔ خلفاء سلسلہ کی طرف سے جو بھی مالی تحریک ہوتی اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتیں تھیں۔

غریبوں کی دل کھول کر امداد کرتیں اور گھریلو ملازمین سے نہایت پیار کا سلوک روا رکھتیں تھیں۔ آپ وقتاً فوقتاً دارالضیافت ربوہ میں صدقات کی رقوم بھجوایا کرتیں۔

دعوت الی اللہ

پیاری امی جان کو دعوت الی اللہ کا بہت شوق تھا اور کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہ دیتیں۔ حق بات کہنے میں ذرا بھی تامل نہ تھا۔ پاکستان میں ہمسایوں، غیر از جماعت ملنے ملانے والیوں اور گھریلو ملازمین کو دعوت الی اللہ کرتیں۔ لندن قیام کے دوران انگریزوں کو دعوت الی اللہ کرتیں اور خود انگریزی کے فقرے بناتیں۔ کہتیں تھیں کہ مجھے انگریزی خدا تعالیٰ سکھاتا ہے تاکہ دعوت الی اللہ کر سکوں۔

دیگر مصروفیات

حضرت مسیح موعود، سلسلے کی کتب اور روزنامہ الفضل کا مطالعہ کرتیں۔ MTA پر لائیو خطبہ جمعہ اور دیگر جماعتی پروگرامز بڑے شوق سے دیکھتیں۔

ایم ٹی اے پر تلاوت قرآن کریم شوق سے سنتیں۔ ربوہ میں خواتین مبارکہ سے ملاقات کا سلسلہ آپ کا معمول تھا۔ کوئٹہ میں ہوتیں تو خطوط کے ذریعے یہ سلسلہ جاری رہتا۔

تربیت اولاد

پیاری امی جان نے اپنی اولاد کی بہترین تربیت کا ہر ممکن انتظام کیا۔

آپ 1973ء میں تمام بچوں کو کوئٹہ کے بہترین سکولوں سے پڑھائی چھڑوا کر مرکز ربوہ آ گئیں۔ یہ قربانی کی اپنی مثال آپ ہے۔ پیارے ابو جان بھی اس قربانی میں پیچھے نہ رہے اور ایک لمبا عرصہ اکیلے کوئٹہ میں اپنی دفتری ذمہ داریاں سرانجام دیں اور اہلیہ کے ساتھ بھرپور تعاون کیا۔

1973ء میں وہ آسانیاں ربوہ میں میسر نہ تھیں جو آج کے دور میں ہیں۔ ایک انسان بخوبی اندازہ کر سکتا ہے کہ آپ کو کن کن مسائل کا سامنا کرنا پڑا ہوگا۔ مگر کمال حوصلہ تھا اس عظیم ماں کا جس نے اپنی اولاد کی تربیت کے لئے دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کے لئے ہر مشکل کا سامنا کیا۔

چونکہ بچے ابھی چھوٹی کلاسوں میں تھے اور داخلوں کا مسئلہ درپیش تھا، حضرت چھوٹی آپا سے آپ نے ساری صورتحال بیان کی اور دعا کی درخواست کی۔ حضرت چھوٹی آپا نے آپ کو مخاطب کر کے فرمایا ''آپ بھی مربیان کے زمرے میں آتی ہیں اور جہاں مربیان سلسلہ کے بچے پڑھتے ہیں وہیں آپ کے بچے بھی پڑھیں گے'' چنانچہ بچوں کو جونیئر ماڈل سکول ربوہ میں داخلہ مل گیا۔ خاکسار کے بڑے بھائی مکرم قمر الحق خان صاحب کی خوش نصیبی کہ حافظ کلاس میں داخلہ مل گیا اور چھ سپارے حفظ کرنے کی توفیق پائی۔ خاکسار کے سب سے بڑے بھائی مکرم ڈاکٹر مبین الحق خان صاحب مرحوم اور بڑے بھائی مکرم سلیم الحق خان صاحب ایڈووکیٹ بعد میں ٹی آئی سکول اور کالج ربوہ میں بھی زیر تعلیم رہے۔ خاکسار کی پیدائش ربوہ میں ہوئی۔ پیاری امی جان کی رہائشی مشکلات کے حل کے لیے پیارے نانا جان حاجی ضیاء الحق خان صاحب مرحوم نے ربوہ میں گھر تعمیر کرایا اور نہ صرف امی جان کی اولاد بلکہ باقی رشتہ داروں کا تعلق بھی ربوہ سے پختہ ہوا۔

آپ نے اپنی اولاد کی اس رنگ میں تربیت کی کہ الحمدللہ آج نہ صرف آپ کی اولاد بلکہ آگے ان کی اولادیں خلافت اور نظام جماعت سے پختہ تعلق رکھتی ہیں۔

خلافت سے تعلق

پیاری امی جان کی خلافت سے محبت و عقیدت بے انتہا تھی۔ خلفاء حضرت مسیح موعود کو دعا کے خطوط باقاعدگی سے لکھتیں تھیں۔

خلفاء حضرت مسیح موعود سے فیملی ملاقاتوں کے مواقع کی توفیق پانے کی خوشی و مسرت آپ کے چہرے سے عیاں ہوتی۔ خاکسار کے ذہن میں آپ کے ساتھ فیملی ملاقاتوں میں دو خلفاء حضرت مسیح موعود سے ملنے کا موقع تروتازہ ہے۔

پہلی ملاقات حضرت خلیفۃ المسیح الثالث سے آپ کی وفات سے ایک سال پہلے۔

دوسری ملاقات حضرت خلیفۃ المسیح الرابع سے 1983ء میں۔

2007ء میں آپ کو اللہ تعالیٰ نے لندن میں جان سے پیارے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ سے سات ماہ میں پانچ ملاقاتوں کی توفیق عطا فرمائی۔

ایک ملاقات میں آپ کی خواہش پر پیارے آقا نے ازراہ شفقت اپنا ذاتی جائے نماز جس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نوافل ادا کرتے رہے عنایت فرمایا۔ خاکسار کے زندگی وقف کرنے پر وہ جائے نماز پیاری امی جان نے خاکسار کو دیدیا۔

جب آپ لندن سے واپس لاہور آئیں تو صرف حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقاتوں اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطوط (جو لندن ہی میں موصول ہوئے تھے) کے تذکرے کرتیں اور اللہ تعالیٰ کا بہت شکر ادا کرتیں کہ خدا نے انہیں خلیفۂ وقت کے پاس چند لمحات گذارنے کا موقع عطا فرمایا۔ خلافت سے آپ کی محبت، جوش اور خوشی کی کیفیت لفظوں میں بیان نہیں کی جا سکتی۔

ایک ملاقات میں آقا نے پوچھا 'وہ کونسی نظم تھی پنجابی کی جو آپ نے لکھی ہے؟ آپ نے خدا تعالیٰ سے عشق و محبت کے اظہار سے پُر اپنے اشعار سنائے۔

میں ویکھی دنیا ساری
ایتھے بڑی اے خواری
تن من وی لٹایا
کجھ وی ہتھ نہ آیا
جدوں تیرے نال دل لایا
مینوں بڑا مزا آیا

ان اشعار کے سننے کے بعد پیارے آقا نے فرمایا 'مینوں وی بڑا مزا آیا'۔

جب 2007ء کے آخر میں واپسی پر حضور انور ایدہ اللہ سے پانچویں ملاقات ہوئی تو بہت اداس تھیں کہ واپس جا رہی ہوں پھر دوبارہ آسکوں گی یا نہیں۔ تو پیارے آقا نے فرمایا آپ پھر آ جانا۔

ہمیشہ کہتیں کہ میرے پیارے آقا نے فرمایا ہے تو اللہ تعالیٰ مجھے ضرور دوبارہ ان کے پاس لے جائے گا۔ بظاہر آپ کی صحت اس بات کی اجازت نہیں دیتی تھی، لیکن آپ دوبارہ لندن چلی گئیں اور پیارے آقا سے ملاقات ہوئی۔ اپنی ملاقات کا ذکر فون پر جس خوشی، محبت اور جوش سے کیا وہ ان کا خلافت سے والہانہ عقیدت و محبت میں اپنی مثال آپ ہے۔

الحمدللہ کہ پیاری امی جان ہم سب بھائیوں، بہنوں اور ان کی فیملیز کی طرف سے مطمئن تھیں۔ خوش تھیں کہ سب خلافت اور نظام جماعت سے وابستہ ہیں۔

باقی صفحہ 9 پر

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 20,15 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

6 جولائی 2012ء

5:00 am	ایم ۔ٹی ۔اے عالمی خبریں
5:15 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:45 am	یسرنا القرآن
6:10 am	پیس کانفرنس 2007ء
7:15 am	جاپانی سروس
7:40 am	ترجمۃ القرآن کلاس
8:40 am	درس حدیث
9:15 am	قرآن سب سے اچھا
9:55 am	لقاء مع العرب
11:05 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:35 am	یسرنا القرآن
11:55 am	حضور انور کا دورہ یونیورسٹی
12:55 pm	سرائیکی سروس
1:40 pm	راہ ہدیٰ
3:10 pm	انڈونیشین سروس
4:10 pm	فقہی مسائل
5:00 pm	خطبہ جمعہ 29 جون 2012ء
6:15 pm	سیرت النبی ﷺ
6:40 pm	تلاوت قرآن کریم
6:55 pm	یسرنا القرآن
7:25 pm	بنگلہ سروس
8:40 pm	روحانی خزائن کوئیز
9:10 pm	مسلم سائنسدان
9:40 pm	Beacon of Truth (سچائی کا نور)
10:00 pm	خطبہ جمعہ LIVE
11:45 pm	جلسہ سالانہ کینیڈا LIVE

7 جولائی 2012ء

3:35 am	راہ ہدیٰ
5:00 am	ایم ۔ٹی ۔اے عالمی خبریں
5:30 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:50 am	یسرنا القرآن
6:25 am	حضور انور کا یونیورسٹی کا دورہ
7:15 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 6 جولائی 2012ء (کینیڈا اونٹاریو)
8:25 am	راہ ہدیٰ
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس ملفوظات
11:35 am	الترتیل
12:00 pm	جلسہ سالانہ قادیان 2010ء
1:00 pm	بین الاقوامی جماعتی خبریں
1:30 pm	سٹوری ٹائم ۔بچوں کیلئے دینی کہانیاں
1:50 pm	سوال و جواب
2:55 pm	انڈونیشین سروس
3:55 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 6 جولائی 2012ء
5:00 pm	تلاوت قرآن کریم
5:15 pm	سٹوری ٹائم
5:35 pm	الترتیل
6:00 pm	انتخاب سخن LIVE
7:00 pm	جلسہ سالانہ کینیڈا LIVE دوسرا دن کینیڈا اونٹاریو سے براہ راست

8 جولائی 2012ء

3:35 am	راہ ہدیٰ
5:00 am	ایم ۔ٹی ۔اے عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم اور درس ملفوظات
6:00 am	الترتیل
6:15 am	جلسہ سالانہ قادیان 2010ء
7:50 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 6 جولائی 2012ء
9:10 am	سپاٹ لائیٹ
9:50 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:30 am	یسرنا القرآن
11:50 am	گلشن وقف نو
12:55 pm	فیتھ میٹرز
2:00 pm	سوال و جواب
3:05 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	سپینش سروس
5:15 pm	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:30 pm	یسرنا القرآن
6:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 6 جولائی 2012ء
7:00 pm	جلسہ سالانہ کینیڈا LIVE تیسرے روز کی اختتامی کارروائی
11:05 pm	گلشن وقف نو

9 جولائی 2012ء

12:10 am	جلسہ سالانہ کینیڈا 2012ء
2:00 am	مغربی دنیا میں عورت کا کردار
3:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 6 جولائی 2012ء
4:10 am	سوال و جواب
5:10 am	ایم ۔ٹی ۔اے عالمی خبریں
5:30 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:45 am	یسرنا القرآن
6:15 am	گلشن وقف نو کلاس
7:15 am	مغربی دنیا میں عورت کا کردار
7:45 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 6 جولائی 2012ء
8:55 am	ریئل ٹاک
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس سیرت النبی ﷺ
11:30 am	الترتیل
12:00 pm	جلسہ سالانہ نائیجیریا 2008ء
1:00 pm	بین الاقوامی جماعتی خبریں
1:35 pm	مسلم سائنسدان
1:55 pm	فرنچ سروس
2:55 pm	انڈونیشین سروس
3:55 pm	پیس سمپوزیم
5:00 pm	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:30 pm	الترتیل
5:55 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 22 ستمبر 2006ء
7:00 pm	بنگلہ سروس
8:00 pm	پیس سمپوزیم
9:00 pm	راہ ہدیٰ
10:35 pm	الترتیل
11:00 pm	ایم ۔ٹی ۔اے عالمی خبریں
11:20 pm	جلسہ سالانہ نائیجیریا 2008ء

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

درخواست دعا

مکرم چوہدری عامر ودود محمود صاحب گوپے را دارالبرکات ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے والد مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب گوپے را کا کینیڈا میں بائی پاس آپریشن ہوا تھا۔ اس کے بعد بلیڈنگ زیادہ ہوجانے کی وجہ سے ریکوری کی رفتار سست ہے۔ احباب سے کامل شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم عرفان سعود صاحب سیکرٹری تعلیم القرآن علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کی والدہ محترمہ نسیم اختر صاحبہ اہلیہ مکرم پروفیسر شیخ عبدالماجد صاحب مرحوم الشافی ہسپتال میں داخل ہیں۔ I.C.U میں بے ہوشی میں زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرمہ طاہرہ عزیز صاحبہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کچھ عرصہ سے شدید بیمار ہیں۔ بہت ہی مالی قربانی کرنے والی مخلص خاتون ہیں۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم مرزا محمد افضل بیگ صاحب سابق پرنسپل ریلوے سکول، لاہور ایک سال سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرم اقبال احمد بسراء صاحب کارکن دفتر کفالت یتامیٰ دارالضیافت ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی والدہ محترمہ غلام فاطمہ صاحبہ بیوہ مکرم غلام محمد بسراء صاحب مرحوم سکنہ رکھ چراگاہ بھیرہ تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا تقریباً ایک سو سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ 1943ء میں مرحومہ اوران کے خاوند نے مکرم مولوی نجف الدین صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کے داماد مکرم ملک غلام رسول صاحب رکھ چراگاہ کے ذریعہ بیعت کی تھی۔ مرحومہ بڑی ملنسار اور غریب پرور خاتون تھیں۔ پوری زندگی کسی سے ناراض نہ ہوئیں۔ پنج وقتہ نماز کی پابند تھیں۔ بڑی مہمان نواز اور خلافت سے بڑی محبت اور فدائیت کا جذبہ رکھنے والی خاتون تھیں۔ مرحومہ نے اپنے پیچھے 4 بیٹے اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ مرحومہ کی نماز جنازہ جماعت احمدیہ رکھ چراگاہ میں ہوئی۔ جس میں 3 جماعتوں بھیرہ، ہجکہ، رکھ چراگاہ کے احباب کے علاوہ غیراز جماعت بھی کثرت سے شریک ہوئے۔ بعدازاں احمدیہ قبرستان میں تدفین عمل میں لائی گئی۔ احباب سے مرحومہ کی بلندی درجات اور مغفرت کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

دورہ نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل

مکرم منور احمد ججہ صاحب نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کے حصول کیلئے کراچی کے دورہ پر ہیں۔ احباب جماعت و اراکین عاملہ، مربیان کرام اور صدران جماعت سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود
فون دکان: 047-6215747 فون رہائش: 047-6211649

عجائبات عالم

ایمپائر سٹیٹ بلڈنگ امریکہ

ایمپائر سٹیٹ بلڈنگ کو 41 سال تک دنیا کی سب سے بلند ترین عمارت ہونے کا اعزاز حاصل رہا۔ یہ عمارت نیویارک سٹی کے علاقہ مین ہٹن میں واقع ہے۔ مین ہٹن نیویارک سٹی کا گنجان آباد ترین علاقہ ہے۔ 1930ء اور 1931ء کی کساد بازاری کے دور میں امریکہ کے دو مشہور اور امیر ترین تاجروں والٹر کرسلر اور جان جیکب اسکوب کے درمیان اس بات پر ٹھن گئی کہ ان میں سے کون دنیا کی بلند ترین عمارت تعمیر کرے گا۔ 1928ء اور 1930ء کے دوران کرسلر بلڈنگ کی تعمیر مکمل ہوئی جبکہ 17 مارچ 1930ء کو ایمپائر سٹیٹ بلڈنگ کی تعمیر کا آغاز ہوا۔ عمارت کا سٹیل فریم ساڑھے چار منزلیں فی ہفتہ کی رفتار سے بلند ہونا شروع ہوا۔ اس عمارت کا ڈیزائن اس کی منصوبہ بندی اور تعمیر کے دوران 16 مرتبہ تبدیل کیا گیا لیکن اس کے باوجود تین ہزار افراد نے ریکارڈ مدت یعنی صرف ایک سال اور 45 دنوں میں اس کی تعمیر مکمل کر لی۔ یہ عمارت اس وقت کی سب سے بلند عمارت کرسلر بلڈنگ سے 204 فٹ بلند تھی۔ ایمپائر سٹیٹ بلڈنگ میں 60 ہزار ٹن لوہا (سٹیل) دو لاکھ کیوبک فٹ انڈیانا کا لائم سٹون اور گرینائٹ، 10 ملین اینٹیں اور 730 ٹن ایلومینیم اور سٹین لیس سٹیل استعمال کیا گیا ہے۔

شریو لیمپ اینڈ ہرمین نامی تعمیراتی فرم کے ماہر تعمیرات ولیم لیمپ نے ایمپائر سٹیٹ بلڈنگ کا ڈیزائن تیار کیا۔ سطح زمین سے ٹیلی ویژن مینار کی چوٹی تک اس کی بلندی 1472 فٹ ہے جبکہ عمارت کی 102 منزلیں ہیں۔ جن کی کل اونچائی 1250 فٹ ہے اس کی بالائی منزل تک پہنچنے کیلئے 1860 سیڑھیاں تعمیر کی گئی ہیں ان کے علاوہ 63 رافعے بھی نصب کئے گئے ہیں۔ ان رافعوں کی مجموعی لمبائی 7 میل بنتی ہے۔

1931ء میں اس کی تعمیر مکمل ہوئی۔ 28 جولائی 1945ء کو امریکہ کا ایک بی 25 بمبار طیارہ نیوجرسی کے ایئر پورٹ پر جاتے ہوئے اس کی 78 ویں منزل سے ٹکرا کر پاش پاش ہو گیا لیکن حیرت انگیز طور پر عمارت کو بہت معمولی نقصان پہنچا۔ اس عمارت میں 31 لاکھ 94 ہزار 545 بجلی کے بلب لگے ہوئے ہیں۔ اس میں 50 میل ریڈی ایٹر پائپ 70 میل لمبا پانی کا پائپ، ایک ہزار 60 میل لمبی ٹیلی فون کی تاریں اور 7450 ٹن وزنی ریفریجریشن کی مشینیں لگی ہوئی ہیں۔

پوری عمارت میں 940 تجارتی اداروں اور کمپنیوں کے دفاتر ہیں جن میں کام کرنے والے افراد کی تعداد 30 ہزار سے زائد ہے۔ ان میں سے ایک ہزار افراد ایسے ہیں جو ہر وقت اس عمارت کی 6500 کھڑکیوں کی صفائی اور عمارت کے دیگر حصوں کی مرمت اور پالش کے کام میں ہمہ تن مصروف رہتے ہیں۔ ہر ماہ ایک سوٹن کوڑا کرکٹ عمارت سے باہر نکالا جاتا ہے۔ ایمپائر سٹیٹ بلڈنگ پورے 41 سال تک دنیا کی بلند ترین عمارت رہی۔ 1972ء میں یہ اعزاز ورلڈ ٹریڈ سنٹر کو حاصل ہو گیا۔ آج اگرچہ اس سے بلند 6 عمارتیں تعمیر ہو چکی ہیں لیکن ایمپائر سٹیٹ بلڈنگ کو ابھی تک فن تعمیر کا ایک امتیازی نمونہ قرار دیا جاتا ہے۔

خبریں

بھارت میں ہر گھنٹے میں 16 افراد خودکشی کرتے ہیں

بھارت میں خودکشی کی شرح سنگین صورتحال اختیار کرتی جا رہی ہے۔ بھارت کے نیشنل کرائم ریکارڈ بیورو (این سی آر بی) نے اپنی ایک رپورٹ میں کہا ہے کہ ملک میں ہر گھنٹے میں کم سے کم 16 افراد کی موت خودکشی کے سبب ہوتی ہے۔ رپورٹ کے مطابق 2011ء میں ایک لاکھ پینتیس ہزار لوگوں کی موت خودکشی کے سبب ہوئی۔ زیادہ تر خودکشیوں کے اسباب خانگی مسائل اور ناجائز حمل ہیں۔ طلاق کے سبب خودکشیوں میں 54 فیصد اضافہ ہوا ہے۔ جبکہ ناجائز حمل کے سبب اموات میں 20 فیصد کا اضافہ ہوا ہے۔

مصری صدر نے اپنی آمدورفت کے دوران ٹریفک بند کرنے پر پابندی لگا دی

مصر کے صدر ڈاکٹر محمد مرسی نے اندرون ملک اپنی آمدورفت کے دوران ٹریفک بند کرنے کی سختی سے ممانعت کر دی ہے۔ انہوں نے سڑکوں پر اپنے حق میں تقریبات اور جلسے جلوسوں پر بھی پابندی عائد کر دی ہے۔

آسٹریلیا میں کاربن ٹیکس پر عملدرآمد شروع

آسٹریلیا میں کاربن ٹیکس پر عمل درآمد شروع ہو گیا۔ آسٹریلیا میں فضاء کو آلودہ کرنے میں کوئلہ سے چلنے والے بجلی گھروں کا بڑا کردار ہے یہ پلانٹ ابتدائی تین سال میں حکومت کو کاربن اخراج پر 23 ڈالر فی ٹن کے حساب سے ٹیکس ادا کریں گے۔ کاربن اخراج پر ٹیکس کی یہ شرح یورپی کاربن ٹیکس کی شرح کے مقابلے میں تقریباً دوگنا ہے۔

2009ء میں سوائن فلو سے مرنے والوں کی تحقیقی تعداد 15 گنا زیادہ

تازہ ترین تحقیقاتی رپورٹ کے مطابق 2009ء میں سوائن فلو سے مرنے والوں کی تعداد سے حقیقی تعداد 15 گنا زیادہ ہے۔ لندن میں شائع ہونے والی رپورٹ کے مطابق 2009ء میں سوائن فلو کے دوران مرنے والوں کی تعداد 284,500 بتائی گئی ہے جو کہ پہلی رپورٹ کی گئی تعداد سے 15 گنا زیادہ ہے۔

ربوہ میں گرمی

پچھلے 15 دنوں سے ربوہ میں شدید گرمی ہے۔ صبح سے شام تک سورج آگ برساتا ہے اور پر سے بجلی نے ظلم ڈھا رکھا ہے جس کی وجہ سے بعض علاقوں میں پانی کی بھی شدید قلت ہے اور لوگ ڈبے اٹھا کر پانی کی تلاش میں سرگرداں رہتے ہیں۔ احباب سے باران رحمت کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

ربوہ میں طلوع وغروب 6 جولائی	
طلوع فجر	3:38
طلوع آفتاب	5:06
زوال آفتاب	12:13
غروب آفتاب	7:19

نورتن جیولرز ربوہ
فون گھر 6214214
دکان 6216216
فون: 047-6211971

اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
ربوہ میں پہلا مکمل کولیکشن سینٹر
سہارا ڈائیگناسٹک لیبارٹری کولیکشن سنٹر
SAHARA FOR LIFE TRUST UNO CERTIFIED NGO
کولیکشن سنٹر کا سٹاف آپ کی خدمت کے لئے ہمہ وقت مصروف عمل
100% معیاری رزلٹ
☆ اب اہلیان ربوہ کو خون پیشاب اور پیچیدہ بیماریوں، ہیپاٹائٹس، PCR آپریشن سے نکلنے والی BIOPSY کے ٹیسٹ کروانے لاہور یا بیرون شہر جانے کی ضرورت نہیں۔ یہاں ٹیسٹ جمع کروائیں اور کمپیوٹرائزڈ ڈبل حاصل کریں اور یہاں سے ہی آن لائن کمپیوٹرائزڈ رپورٹس حاصل کریں۔ ☆ روٹین ٹیسٹ روزانہ کی بنیاد پر کروا دیے جاتے ہیں۔ آج جمع کروائیں اگلے دن رپورٹ حاصل کریں۔
☆ عورتوں میں پائے جانے والے دوسرے بڑے کینسر (خاموش قاتل) سروائیکل کینسر کی تشخیص بذریعہ PCR جینوٹائپنگ۔
☆ انٹرنیشنل سٹینڈرڈ لیبارٹریز کے مقابلے میں ریٹ 40% تک کم۔ ☆ جماعتی کارکنان کیلئے 10% تک خصوصی رعایت۔
☆ EFU- آدم جی، اسٹیٹ لائف انشورنس رکھنے والے احباب کیلئے مزید خصوصی رعایت
☆ جو مریض لیبارٹری میں نہ آسکتے ہوں اُن کیلئے ایک فون کال پر گھر سے سیمپل لینے کی سہولت
اوقات کار صبح 8:00 بجے تا رات 10:00 بجے تک۔ بروز جمعہ وقفہ 12:30 تا 1:30 دوپہر
Ph: 0476212999
Mob: 03336700829
03337700829
پتہ: نظام مارکیٹ نزد فیصل بنک گولبازار ربوہ

سچی بوٹی کی گولیاں
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
PH:047-6212434

نوزائیدہ اور شیر خوار بچوں کے امراض
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے)
عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ چوک ربوہ فون: 0344-7801578

گل احمد 2012 لان اور کاٹن ولان کی فینسی ورائٹی کا بہترین مرکز
صاحب جی فیبرکس
ریلوے روڈ ربوہ 0092-47-6212310

سٹار جیولرز
سونے کے زیورات کا مرکز
حسین مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
طالب دعا: تنویر احمد
047-6211524
0336-7060580
starjewellers@ymail.com

Tayyab Ahmad
Express Center Incharge
0321-4738874
First Flight Express (Regd.)
INTERNATIONAL COURIERS & CARGO SERVICES
DHL VIA DUBAI
Lahore:
Al-Riaz Nursery D-Block Faisal Town
Main Peco Road Lahore.Pakistan
PH:0092 42 35167717, 37038097
Fax:0092 42 35167717
35175887

FR-10